تصنیف

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

عقیدہ علم غیب

المعروف

خالص الاعتقاد

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی

مسئلہ علم غیب پر اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عظیم اور معرکۃ الآرا تصنیف

خالص الاعتقاد

۱۳۲۸ھ ـــــــ ۱۹۱۹ء

مصنف

اعلحضرت امام اہلسنت مولٰنا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

ولادت ۱۲۷۲ھ ـ ۱۸۵۶ء/ وفات ۱۳۴۰ھ ـ ۱۹۲۱ء

جس میں ایک سو ۱۲۰ بیس دلائل آیات قرآنی، احادیث نبوی، اقوال فقہاء، ارشادات اولیاء اور عبارات ائمہ سلف وخلف یہاں تک کہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہم کی تصانیف سے بھی علم غیب رسول کا ثبوت نہایت سلیس زبان اور عام فہم طرز تحریر کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

بلاشبہ یہ کتاب مناظرین، مبلغین، واعظین، علماء، طلبہ اور عوام الناس کے لئے بیش قیمت تحفہ انمول خزانہ اور سینکڑوں اسلامی کتب کا خلاصہ ونچوڑ ہے۔

فہرس

امرِ اوّل

امرِ دوم

امرِ سوم

امرِ چہارم

امرِ پنجم

حرفِ آغاز

اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تمام تصانیف علوم و معارف کا سرچشمہ ہیں۔ ہر کتاب میں تحقیق و تدقیق کے دریا موجزن ہیں۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اس کے تمام گوشوں کو اس طرح واضح فرمایا، جس کی نظیر نہیں ملتی۔

لیکن بایں ہمہ عالمانہ اندازِ تحریر کی وجہ سے عوام تو عوام آجکل کے خواص کو بھی ان کتابوں سے کماحقہ استفادہ دشوار ہے۔ لہٰذا ایک مدت سے یہ خیال تھا کہ تصانیف مبارکہ کو ضروری تشریح اور ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے۔ اور طویل مضامین کو ذیلی عنوانات پر تقسیم کر دیا جائے تاکہ استفادہ آسان ہو اور جو گنجہائے گراں مایہ ان صحائف میں نہاں ہیں ہر خاص و عام کے لئے ان کا حصول ممکن ہو جائے۔ ساتھ ہی ساتھ طباعت و کتابت حتی الوسع بہتر ہو تاکہ حسن معنوی کے ساتھ حسن صوری بھی پیدا ہو جائے لیکن کبھی اس کی توفیق نہ ہو سکی اور نہ اسباب و وسائل ہی فراہم ہوئے کہ یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا۔

اب محب گرامی جناب مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب خوشتر کی سعی پیہم کے باعث "سنی رضوی اکیڈمی" (ماریشس) کی جانب سے یہ کام شروع ہوا تو موصوف نے یہ ذمہ داریاں مجھ پر ڈالدیں۔ بہرحال عہدہ برآ ہونے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مولائے کریم کامیاب فرمائے۔ آمین۔

کتاب کی امتیازی خصوصیات

پیش نظر کتاب ادارۂ مذکور کے سلسلۂ اشاعت کی پہلی کڑی ہے جس میں مجدد اعظم نے ۱۳۱۸ھ میں ایک سو بیس ۱۲۰ دلائل سے علم غیب کا اثبات فرمایا ہے اور منکرین کے غلط پروپگنڈہ اور باطل افتراؤں کا رد کیا ہے۔

اس کتاب میں بہ نسبت دیگر کتب و رسائل کے اندازِ بیان زیادہ سلیس اور عام فہم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت سید حسین حیدر میاں صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط کے جواب میں بطور مراسلہ لکھی گئی ہے۔ موصوف کو بعض دیابنہ کے افترات سے تشویش ہوئی تو تحقیق کے لئے خطوط روانہ کئے جسکے جواب میں یہ رسالہ معرض وجود میں آیا۔

دوسری خصوصیت اس کی یہ ہے کہ علم غیب کے بارے میں اہلسنت و جماعت کے مسلک کو جس قدر تفصیل سے یہاں بیان کیا ہے۔ دوسری جگہ شاید نہ ملے۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ منکرین علم غیب کا حکم فقہی بھی بہت واضح طور پر بیان کر دیا ہے

اور انکار کی حدود متعین کر کے ہر حد کا حکم شرعی الگ بیان کر دیا گیا ہے۔

چونکہ یہ رسالہ عرصہ سے کمیاب تھا اس لئے پہلے اسی طرف توجہ ہوئی۔ اس کے فوراً بعد انشاء المولیٰ الکریم ایک غیر مطبوعہ رسالہ "مسائل معراج" منظر عام پہ آئے گا۔ اس سلسلہ میں کام جاری ہے۔

خالص الاعتقاد کے بارے میں ایک ضروری بات یہ ہے کہ مصنف موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر جگہ عربی عبارات کا ترجمہ خود ہی فرما دیا ہے۔ جہاں باقی تھا۔ اقتضاء حال کے پیش نظر وہاں میں نے کر دیا ہے۔ اور امتیاز کے لئے لفظ "مترجم" لکھ کر اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اور بعض جگہ حسب ضرورت حاشیہ پہ مشکل الفاظ کے معانی، جملوں کی تشریح، آیات قرآنیہ اور دیگر کتب کے حوالجات تحریر کر دئے ہیں۔ رہا طباعت کا اہتمام اور کتابت کی تصحیح وغیرہ تو یہ کام عزیزم مولوی قاری عرفان الحق سلمہٗ (فاضل دار العلوم منظر اسلام) نے انجام دیا۔ مولائے کریم انہیں اور جملہ معاونین سنّی رضوی اکیڈمی کو جزائے خیر دے آمین!

نیاز آگیں

تحسین رضا غفرلہٗ صدر المدرسین دار العلوم منظر اسلام
محررہ ۱۴ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ / ۱۵ اگست ۱۹۸۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بشرف ملاحظۂ عالیہ حضرت والا درجت، بالا منزلت، عظیم البرکۃ حضرت مولٰنا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ۔

بعد تسلیم وآداب خادمانہ عارض (۱) حضرت والا کو معلوم ہو گا کہ وہابیہ گنگوہ دیو بند، نانوتہ، تھانہ بھون و دہلی، دہسوان خذلہم اللہ تعالٰی نے اللہ عزوعلا و حضور پرنور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثنا ر کی شان میں کیا کیا کلمات ملعونہ بکے، لکھے اور چھاپے، جن پر عامۂ علماء عرب وہند نے ان کی تکفیر کی۔

کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان وخلاصہ فوائد فتاوٰی حاضر خدمت ہیں۔ زیادہ نہ ہو تو صرف دو رسالے اولین تمہید ایمان وخلاصۂ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں۔ کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہے۔

(۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا اور رسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے بدگویوں کی جو حالتِ اضطراب وپیچ وتاب ہے، بیان سے باہر ہے۔ دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیخنے چلّانے اور طرح طرح کے غل مچاتے۔ پرچوں اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے، سو سو پہلو سے بحث بدلتے، اِدھر اُدھر پلٹے کھاتے ہیں، مگر اصل مبحث کا جواب دینا درکنار اس کا نام لیتے ہول کھاتے ہیں۔

بدگویوں میں مرتضی حسن چاندپوری دیوبندی اور ان کے یارِ غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی غل مچانے، بحثیں بدلنے، گالیاں چھاپنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں جن کے غل پر پانچ پانچ رسالے مرے احباب کے ان کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ان سب کا بھی جواب غائب اور چیخ بدستور۔ یہ تمام حال حضرت والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید وظفر الدین الطیب واشتہار ضروری نوٹس واشتہار نیا زمانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ سب مرسل خدمت ہیں اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کین کش پنجہ پیچ ورسالہ بارش سنگی ورسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی۔ یہ سب زیر طبع ہیں بعد طبع بعونہ تعالٰی ان سے کہدوں گا کہ ارسال خدمت اقدس کریں۔

(۳) اب چند امور ضروری مختصراً عرض کروں کہ بعونہ تعالٰی اظہار حق وابطال باطل کو بس ہوں۔

امر اوّل

مخالفین کی افترا پردازیاں

ان چالوں کے علاوہ خدا ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بدگویوں نے ادھر یہ مکر گانٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجیے۔ یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال[1] لگا سکیں۔

اس کے لئے مسئلہ علم غیب میں افترا چھانٹنے شروع کیے۔

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم 'ذاتی' بے عطائے الٰہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم 'علم الٰہی' سے مساوی جانتا ہے۔ صرف قدم وحدوث کا فرق کرتا ہے۔

(۳) کبھی یہ کہ باستثنار ذات وصفات الٰہی باقی تمام معلومات الٰہیہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم محیط بتاتا ہے۔

(۴) کبھی یہ کہ امور غیر متناہیہ بالفعل کو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تبفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔

حالانکہ اللہ واحد قہار دیکھ رہا ہے کہ یہ سب ان اشقیار کا افترا ہے۔

سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کون سا جملہ فقیر کے کس رسالے کس فتوے کس تحریر میں ہے؟

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین[2] ۝ فاذ لم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ ھم الکٰذبون[3] ۝ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون[4] ۝	ترجمہ:۔ تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔ تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ جھوٹ بہتان وہ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔ (کنزالایمان)

---

[1] گمراہی [2] سورۃ البقرہ پ ۱ ع ۱۳ آیت ۱۱۱ [3] سورۃ النور پ ۱۸ ع ۸ آیت ۱۳ [4] سورۃ النحل پ ۱۴ ع ۲۰ آیت ۱۰۵

یہی بہتانات لوگوں کے سامنے بیان کر کے ان کو پریشان کرتے ہیں. ان کا پریشان ہونا حق بجانب ہے. اس پر اگر کوئی عالم مخالفت کرے تو ضرور اسے لائق و مناسب ہے. مفتریان کذاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے استفسار کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد و ابطال میں کرتا.

فقیر نے مکہ معظمہ میں جو رسالہ "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیۃ"[1] اس باب میں تصنیف کیا جس کی متعدد نقول علماء کرام نے لیں. اس میں ان تمام خرافات کا رد صریح موجود ہے. ان اباطیل کل، یا بعض، پر جو عالم مخالفت کرے یا رد لکھے وہ رد خلاف حقیقۃ انہیں ملعون افتراؤں پر عائد ہو گا. نہ اس پر جو ان اکاذیب سے بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی بری ہے جیسے وہ مفتریان کذاب دین و حیا سے.

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2] ۰	اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے. (ترجمہ کنز الایمان)

حضرت والا کو حق سبحانہ و تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے. اگر براہِ کرم قدیم و لطف عمیم یہاں تشریف فرما ہو کر خادم نوازی کریں. تو اصل رسالہ جس پر مولنٰنا تاج الدین الیاس و مولیٰنا عثمان بن عبد السلام مفتیان مدینہ منورہ کی اصل تقریظات ان کی مہری دستخطی موجود ہیں. نظر انور سے گزاروں گا.

فی الحال اُس کی دو چار عبارات عرض کرتا ہوں جن سے روشن ہو جائیگا کہ مفتریوں کے افترا کس درجہ باطل و بے پا[3] رہا ہیں. جس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی بد باطن کہے اہل سنت کا مذہب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تبرا اور صدیقہ طاہرہ پر بہتان اٹھانا ہے. والعیاذ باللہ رب العلمین. میرے رسالہ کی نظر[4] اول میں ہے.

۱۔ العلم ذاتی مختص بالمولیٰ سبحنہ و تعالی	علم ذاتی اللہ عز و جل سے خاص ہے اس کے غیر کیلئے

---

[1] مصنفہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء

[2] سورۃ الشعراء پ ۱۹ ع ۱۵، آیت ۲۲۷

[3] بے اصل، جھوٹے

[4] لغۃً غور و فکر (کتاب کا ایک حصہ مراد ہے)

لایمکن لغیرہ ومن اثبت شیئا منه ولو ادنی من ادنی، من ادنی من ذرۃ لاحد من العلمین فقد کفر واشرک[1]

محال ہے۔ جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر غیر خدا کے لئے مانے وہ یقینًا کافر و مشرک ہے۔

(۲) اسی میں ہے "اللاتناھی الکمی مخصوص بعلم اللہ تعالیٰ۔"

غیر متناہی بالفعل کو شامل ہونا صرف علم الٰہی کے لئے ہے۔

(۳) اسی میں ہے" احاطة احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالیٰ علیٰ جهة التفصيل التام محال شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جميع العلمین اولا واخرا لما كانت له نسبة ما اصلا الی علوم اللہ سبحنه وتعالیٰ حتیٰ كنسبة حصة من الف الف حصص قطرة الی الف الف بحر[2]

کسی مخلوق کا معلومات الٰہیہ کو بتفصیل تام محیط ہو جانا شرع سے بھی محال ہے اور عقل سے بھی۔ بلکہ اگر تمام اہل عالم اگلے پچھلوں سب کے جملہ علوم جمع کئے جائیں تو اُن کو علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہ ہوگی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں سے ایک حصے کو دس لاکھ سمندروں سے۔

(۴) اسی کی نظر ثانی میں ہے۔

ظهر وبهر مما تقرر ان شبهة مساواة علوم المخلوقين طرا اجمعين بعلم ربنا اله العلمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين[3]

ہماری تقریر سے روشن وتاباں ہو گیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ گزرے۔

(۵) اسی میں ہے۔

قد اقمنا الدلائل القاهرة علی ان احاطة علم المخلوق بجميع المعلومات الالهية محال قطعا عقلا وسمعا[4]

ہم قاہر دلیلیں قائم کر چکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا عقل و شرع دونوں کی رو سے یقینًا محال ہے۔

---

[1] الدولة المکیہ ص ۱۰۸، مطبوعہ بریلی
[2] ایضًا ص ۱۹۴ ،،
[3] ایضًا ص ۲۱۲ ،،
[4] ایضًا ص ۲۱۶ ،،

(۶) اسی کی نظر ثالث میں ہے۔

العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللہ تعالیٰ وما للعباد الا مطلق العلم العطائی[1]

علم ذاتی اور علم بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں بندوں کیلئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے

(۷) اُسی کی نظر خامس میں ہے۔

لا نقول بمساواۃ علم اللہ تعالیٰ ولا بحصولہ بالاستقلال ولا نثبت بعطاء اللہ تعالیٰ ایضًا الا البعض۔[2]

ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں، اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتویٰ انبار المصطفٰے[3] بمبئی، مراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر شائع ہوا۔ ایک نسخہ اسی کا کہ، رسالہ الکلمۃ العلیا[4] کے ساتھ مطبوع ہوا۔ مرسل خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر کا اعتقاد میری طرف کوئی نسبت کرے مفتری کذاب ہے اور اللہ کے یہاں اس کا حساب۔

---

[1] الدولۃ المکیہ ص ۲۲۴ مطبوعہ بریلی

[2] ایضًا ص ۲۵۶ 〃 〃

[3] مصنف (۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) 〃 〃

[4] مصنف صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

امر دوم

بندوں کو علم غیب عطا ہونے کی سندیں اور آیات نفی کی مراد

انہیں عبارات سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ علم غیب کا خاصۂ حضرت عزت ہونا بیشک حق ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔

قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللّٰہ[1]	تم فرما دو کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔

اور اس سے مراد وہی علم ذاتی و علم محیط ہے کہ وہی باری عزوجل کے لئے ثابت ہے اور اس سے مخصوص ہیں۔ علم عطائی کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو علم غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع بعض سے ناواقف ہو۔ اللہ عزوجل کے لئے ہو ہی نہیں سکتا اس سے مخصوص ہونا تو دوسرا درجہ ہے۔ اور اللہ عزوجل کی عطا سے علوم غیب غیر محیط کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملنا بھی قطعاً حق ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ رب عزوجل فرماتا ہے۔

۱. وما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء[2]	اللہ اس لئے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کرے ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے
۲. اور فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول[3]	اللہ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔
۳. اور فرماتا ہے۔ وما ھو علی الغیب بضنین[4]	یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔
۴. اور فرماتا ہے۔ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک[5]	اے نبی یہ غیب کی باتیں ہم تم کو مخفی طور پر بتاتے ہیں۔
۵ حتی کہ مسلمانوں کو فرماتا ہے۔ "یومنون بالغیب[6]	غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

---

[1] سورۃ النمل پ ۲۰ ع ۱ آیت ۶۵ [2] سورۃ آل عمران پ ۴ ع ۹ آیت ۱۷۹ [3] سورۃ جن پ ۲۹ ع ۱۲ آیت ۲۶، ۲۷
[4] سورۃ التکویر پ ۳۰ ع ۶ آیت ۲۴ [5] سورۃ یوسف پ ۱۳ ع ۵ آیت ۱۰۲ [6] سورۃ البقرۃ پ ۱ ع ۱ آیت ۳

ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے جس شئی کا اصلاً علم ہی نہ ہو۔ اس پر ایمان لانا کیوں کر ممکن، لاجرم تفسیر کبیر میں ہے۔

۶۔ لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل۔ | یہ کہنا کچھ منع نہیں کہ ہم کو اس غیب کا علم ہے جس پر ہمارے لئے دلیل ہے۔

۷۔ نسیم الریاض میں ہے۔

لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ ٥ | ہمیں اللہ تعالٰے نے ایمان بالغیب کا جبھی حکم دیا ہے کہ اپنے غیب کا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا ہے۔

فقیر نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہا تھا۔ یہ ائمۂ علماء جو اپنے لئے مان رہے ہیں معلوم نہیں کہ مخالفین ان پر کونسا حکم جڑیں۔

۸، ۹۔ امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت شیخ اکبر سے نقل فرماتے ہیں۔

للمجتہدین القدم الراسخ فی علوم الغیب ٥ | علم غیب میں ائمہ مجتہدین کیلئے مضبوط قدم ہے۔

۱۰، ۱۱۔ مولٰنا علی قاری (کہ مخالفین براہِ نافہمی اس مسئلہ میں ان سے سند لاتے ہیں) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں کتاب عقائد تالیف حضرت شیخ ابو عبد اللہ شیرازی سے نقل فرماتے ہیں۔

نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم الغیب ٥ | ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پا کر صفتِ روحانی تک پہنچتا ہے اسوقت اُسے علم غیب حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۔ یہی علی قاری، مرقاۃ میں اُسی کتاب سے ناقل۔

یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی لہ الغیب وغیب الغیب ٥ | نورِ ایمان کی قوت بڑھ کر بندہ حقائق اشیاء پر مطلع ہوتا ہے اور اسپر غیب نہ صرف غیب بلکہ غیب کا غیب روشن ہوجاتا ہے

۱۳۔ یہی علی قاری اسی مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔

الناس ینقسم الی فطن یدرک الغائب کالمشاھدۃ وھم الانبیاء والی من الغالب علیھم متابعۃ الحس والوھم فقط وھم اکثر الخلائق فلا بد لھم من معلم یکشف لھم المغیبات وما ھو الا النبی المبعوث لھذا الامر | آدمی دو قسم کے ہیں ایک وہ زیرک کہ غیب کو شہادت کی طرح جانتے ہیں اور یہ انبیاء ہیں دوسرے وہ جن پر صرف حس و وہم کی پیروی غالب ہے اکثر مخلوق اسی قسم کی ہے۔ تو ان کو ایک بتانے والے کی ضرورت ہے جو ان پر غیبوں کو کھول دے اور وہ بتانیوالا نہیں مگر نبی کہ خود اس کام کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

۱۴۔ ۱۵۔ یہی علی قاری شرح فقہ اکبر میں حضرت ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل۔

الفراسة مکاشفة النفس ومعاینة الغیب وھی من مقامات الایمان ٥

فراست مومن (جس کا ذکر حدیث میں ارشاد ہوا ہے) وہ روح کا کشف اور غیب کا معاینہ ہے اور یہ ایمان کے مقاموں میں سے ایک مقام ہے۔

۱۶، ۱۷۔ امام ابن حجر مکی **کتاب الاعلام** پھر علامہ شامی سل الحسام میں فرماتے ہیں۔

الخواص یجوز ان یعلموا الغیب فی قضیة اوقضایا کما وقع لکثیر منھم واشتھر ٥

جائز ہے کہ اولیاء کو کسی واقعے یا وقائع میں علم غیب ملے جیسا کہ ان میں بہت سے واقع ہو کر مشتہر ہوا۔

۱۸، ۱۹۔ تفسیر معالم و تفسیر خازن میں زیر قولہ تعالیٰ " وماھو علی الغیب **بضنین** ہے۔

یقول انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم ٥

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے "میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمہیں بتلانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔

۲۰۔ تفسیر بیضاوی میں زیر قولہ تعالیٰ " وعلمنٰہ من لدنا علما " ہے۔

ای **مما** یختص بنا ولا یعلم الا بتوقیفنا وھو علم الغیوب ٥

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے وہ علم کہ ہمارے ساتھ خاص ہے اور بے ہمارے بتائے ہوئے معلوم نہیں ہوتا وہ علم غیب ہم نے خضر کو عطا فرمایا ہے۔

۲۱۔ تفسیر ابن جریر میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

قال انک لن تستطیع معی صبرا وکان رجل یعلم علم الغیب قد علم ذالک ٥

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے، خضر علم غیب جانتے تھے انہیں علم غیب دیا گیا تھا۔

۲۲۔ اسی میں ہے عبداللہ ابن عباس نے فرمایا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا۔

لم تحط من علم الغیب بما علم ٥

جو علم غیب میں جانتا ہوں آپ کا علم اسے محیط نہیں۔

۲۳۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔

النبوة [illegible] الاطلاع علی الغیب ٥

نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ علم غیب جاننا۔

۲۴۔ اسی میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک نبی کے بیان میں فرمایا۔

النبوٰة ماخوذة من النباء وھو الخبر ای ان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی غیبہ ٥

حضور کو نبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنے غیب کا علم [illegible]

۲۵. اُسی میں ہے. قد اشتہر وانتشر امرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب ہ

بے شک صحابہ کرام میں مشہور و معروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔

۲۶. اُسی کی شرح زرقانی میں ہے۔

اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جازمون بالاطلاعہ علی الغیب ہ

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔

۲۷. علی قاری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

علمہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاو لفنون العلم (الی ان قال) ومنہا علمہٗ بالامور الغیبیۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقسام علوم کو حاوی ہے غیبوں کا علم بھی علم حضور کی شاخوں سے ایک شاخ ہے۔

۲۸. تفسیر امام طبری میں اور تفسیر درمنثور میں بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ استاد امام بخاری و مسلم وغیرہ ائمہ محدثین سیدنا امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے۔

انہ قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سألتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمدٌ ان ناقۃ فلان بوادٍ کذا وکذا ومایدریہ بالغیب ہ[۱]

(انہوں نے فرمایا اللہ کے قول "ولئن سألتہم الخ کی تفسیر میں کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سے بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں فلاں وادی میں ہے بھلا وہ غیب کی بات کیا جانیں۔ (مترجم)

یعنی کسی کا ناقہ گم ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، "کہ وہ فلاں جنگل میں ہے" ایک منافق بولا محمد غیب کیا جانیں. اسی پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرمادیجئے کہ "اللہ اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو. بہلانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد"[۲]

حضرت ملاحظہ فرمائیں کہ یہ آیت مخالفین پر کیسی آفت ہے۔

---

[۱] وہابیہ کے نزدیک ائمہ دین کافر.

[۲] وہابیہ پر غضب الٰہی کی ترنیاں وہابیہ کے نزدیک سب صحابہ کافر.

وہابیہ پر غضبوں کی ترقیاں

۱۔ ان پر پہلا غضب ائمہ کے اقوال تھے: کہ دریا سے قطرہ عرض کئے ان پر تو یہیں تک تھا کہ یہ سب ائمہ دین، ان مخالفین دین کے مذہب پر معاذ اللہ کافر و مشرک ٹھہرتے ہیں۔

۲۔ دوسرا غضب اس سے زیادہ آفت اس حدیث ابن عباس میں تھی کہ معاذ اللہ عبد اللہ ابن عباس خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب بتا کر کافر قرار پاتے ہیں۔

۳۔ تیسرا غضب اس سے عظیم تر اشد آفت، مواہب شریف اور زرقانی کی عبارات میں تھی کہ نہ صرف عبد اللہ ابن عباس بلکہ عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان لا کر پر وہابیہ کے دھرم میں کافر ہوئے جاتے ہیں۔

۴۔ چوتھا غضب اس سے سخت تر ہولناک آفت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دوسری حدیث میں تھی کہ سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نبی ہیں خود اپنے لئے علم غیب بتا کر معاذ اللہ (خاک بدہن وہابیہ) کافر ٹھہرتے ہیں[۱]

۵۔ پانچواں غضب اس سے بھی انتہا درجہ کی حد سے گذری ہوئی آفت کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اجماعاً، قطعاً، یقیناً، ایماناً، اللہ کے رسول و نبی اور اولو العزم من الرسل سے ہیں وہابیہ کی تکفیر سے کہاں بچتے ہیں[۲]

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ان سے کہا کہ مجھے علم غیب ہے جو آپ کو نہیں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کچھ انکار نہ فرمایا۔ کیا اس پر ایک وہابی نہ کہے گا کہ "افسوس ایک ناؤ کا تختہ توڑ دینے یا گرتی دیوار بے اجرت لئے سیدھی کر دینے پر وہ اعتراض کہ باوصف وعدہ صبر نہ ہو سکا اور وہابی شریعت کی رو سے مونہہ بھر کلمۂ کفر سنا اور شربت کا سا گھونٹ پی کر چپ رہے۔"

خیر ان سب آفتوں کا وہابیہ کے پاس تین کہاوتوں سے علاج تھا۔

---

[۱] وہابیہ کے نزدیک حضرت خضر کافر۔

[۲] وہابیہ کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کافر۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خضر کے لئے علم غیب تسلیم کیا تو وہابیہ کہہ سکتے تھے کہ موسیٰ بدین خود، ایاں بدین خود۔ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے علم غیب بتایا تو وہ اس شیطانی مثل کی آڑ لے سکتے تھے، کہ ناؤ کس نے ڈبوئی خواجہ خضر نے۔

ابن عباس وعام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب جانا تو کسی دہن دریدہ وہابی کو کہتے کیا لگتا کہ "پیراں نمی پرند مریداں می پرانند" لعنۃ اللہ علی الظلمین۔

۶۔ مگر چھپا غضب دھر کی قیامت تو خود اللہ واحد قہار نے ڈھا دی پورا قہر اس آیۂ کریمہ اور اس کی شان نزول نے توڑا۔ یہاں عزوجل یہ حکم لگا رہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غیب دانی سے منکر ہو وہ کافر ہے۔ وہ اللہ ورسول سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ وہ کلمہ گوئی کر کے مرتد ہوتا ہے[ف] افسوس کہ یہ یہاں اس چوتھی مثل کے سوا کچھ گنجائش نہیں کہ ؎

ما زیاراں چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم[لہ]

بھلا جس خدا کی توحید بنی رکھنے کے لئے نبی سے بگاڑی، رسولوں سے بگاڑی، سب کے علم پر دولتی جھاڑی، غضب ہے وہی خدا وہابیہ کو چھوڑ کر رسول کا ہو جائے۔ الٹا وہابیہ پر حکم کفر لگائے سچ ہے اب کسی سے دوستی کا دھرم نہ رہا معلوم نہیں کہ اب مخالفین اپنے سرگروہوں کا فتویٰ مانتے ہیں یا اللہ واحد قہار کا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ف اللہ عزوجل کے فتوے سے وہابیہ کافر اور وہابیہ کے فتوے سے ان کا خدا کافر۔

لہ ترجمہ: ہم دوستوں سے دوستی کی امید رکھتے تھے۔ اصل میں غلط تھا جو ہم نے گمان کیا تھا۔

امر سوم

ذاتی و عطائی کی جانب علم کا انقسام اور علماء کی تصریحات

مخالفین کو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کی دشمنی نے اندھا، بہرا کردیا، انہیں حق نہیں سوجھتا مگر تھوڑی سی عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ یہاں کچھ بھی دشواری نہیں۔

علم یقیناً اُن صفات میں ہے کہ غیر خدا کو بعطائے خدا مل سکتا ہے۔ تو ذاتی و عطائی کی طرف اسکا انقسام یقینی، یوں ہی محیط و غیر محیط کی تقسیم بدیہی۔ ان میں اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے قابل صرف ہر تقسیم کی قسم اول ہے۔ یعنی علم ذاتی و علم محیط حقیقی۔

تو آیات و احادیث و اقوال علماء جن میں دوسرے کے لئے اثبات علم غیب سے انکار ہے اُن میں قطعاً یہی قسمیں مراد ہیں۔ فقہاء کہ حکم تکفیر کرتے ہیں انہیں قسموں پر حکم لگاتے ہیں کہ آخر مبنائے تکفیر یہی تو ہے کہ خدا کی صفت خاصہ دوسرے کے لئے ثابت کی[2] اب یہ دیکھ لیجئے کہ خدا کے لئے علم ذاتی خاص ہے یا عطائی۔ حاشا للہ علم عطائی خدا کے ساتھ خاص ہونا درکنار خدا کے لئے محال قطعی[1] ہے۔ کہ دوسرے کے دئے سے اسے علم حاصل ہو پھر خدا کے لئے علم محیط حقیقی خاص ہے یا غیر محیط۔ حاشا للہ علم غیر محیط خدا کے لئے محال قطعی ہے، جس میں بعض معلومات مجہول رہیں۔ تو علم عطائی غیر محیط حقیقی، غیر خدا کے لئے ثابت کرنا، خدا کی صفت خاصہ ثابت کرنا کیوں کر ہوا۔

تکفیر فقہاء اگر اس طرف ناظر ہو تو معنے یہ ٹھہریں گے کہ دیکھو تم غیر خدا کے لئے وہ صفت ثابت کرتے ہو جو زنہار خدا کی صفت نہیں ہو سکتی لہٰذا کافر ہو! یعنی وہ صفت غیر کے لئے ثابت کرنی چاہیئے تھی۔ جو خاص خدا کی صفت ہے۔ کیا کوئی احمق سا احمق ایسا اخبث جنون گوارا کرسکتا ہے[3]؟ ولکن النجدیۃ قوم لا یعقلون۔

---

[1] محال یقینی جس کے محال ہونے میں شک نہ رہے۔ [2] ائمہ کی تصریحات کہ علم غیب کس معنی پر اللہ کے لئے خاص ہے۔ [3] تکفیر فقہاء کے معنی یقینی جن کا غیر محتمل نہیں۔

۲۹، ۳۰۔ امام حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

وماذکرناہٗ فی الاٰیۃ صرح بہ النووی رحمہٗ اللہ تعالٰی فتاواہ فقال معناھا لایعلم ذالک استقلالًا وعلم احاطۃ بکل المعلومات اللہ تعالٰی۔

یعنی ہم نے جو آیات کی تفسیر کی امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے فتاوی میں اس کی تصریح کی فرماتے ہیں آیت کے معنی یہ ہیں کہ غیب کا ایسا علم صرف خدا کو ہے جو بذات خود ہو اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو۔

۳۱۔ نیز شرح ھمزیہ میں فرماتے ہیں۔

انہ تعالٰی اختص بہ لکن من حیث الاحاطۃ فلا ینافی اطلاع اللہ تعالٰی لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یعلمھن الا اللہ۔

غیب اللہ کے لئے خاص ہے مگر بمعنے احاطہ تو اس کے منافی نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے غیبوں کا علم دیا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

۳۲۔ تفسیر کبیر میں ہے۔

قولہٗ ولا اعلم الغیب یدل علی اعترافہ بانہ غیر عالم بکل المعلومات۔

یعنی آیت میں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تم فرما دو! میں غیب نہیں جانتا اس کے یہ معنی ہیں کہ میرا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں۔

۳۳، ۳۴۔ امام قاضی عیاض شفا شریف اور علامہ شہاب الدین خفاجی اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں۔

(ھذہ المعجزۃ) فی اطلاعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی الغیب (معلومۃ علی القطع) بحیث لایمکن انکارھا والتردد فیھا لاحدٍ من العقلاء (لکثرۃ رواتھا واتفاق معانیھا علی الاطلاع علی الغیب) وھذا لا ینافی الاٰیات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہٗ ولوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمہٗ من غیر واسطۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ علم غیب یقینًا ثابت ہے جس میں کسی عاقل کو انکار یا تردد کی گنجائش نہیں کہ اس میں احادیث بکثرت آئیں اور ان سب سے بالاتفاق حضور کا علم غیب ثابت ہے اور یہ ان آیتوں کے کچھ منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کہنے کا حکم ہوا کہ میں غیب جانتا تو اپنے لئے بہت خیر جمع کر لیتا۔ اس لئے کہ آیتوں میں

واما اطلاعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ باعلام اللہ تعالیٰ لہ فامر متحقق بقولہ تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول ۰

نفی اس علم کی ہے جو بغیر خدا کے بتائے ہو اور اللہ تعالیٰ کے بتائے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ملنا تو قرآن عظیم سے ثابت ہے کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔

۳۵۔ تفسیر نیشا پوری میں ہے۔

لا علم الغیب فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلمہ الا اللہ ۰

آیت کے یہ معنی ہیں کہ علم غیب جو بذات خود ہو وہ خدا کے ساتھ خاص ہے۔

۳۶۔ تفسیر انموذج جلیل میں ہے۔

معناہ لا یعلم الغیب بلا دلیل الا اللہ او بلا تعلیم الا اللہ او جمیع الغیب الا اللہ ۰

آیت کے یہ معنی ہیں کہ غیب کو بلا دلیل و بلا تعلیم جاننا یا جمیع غیب کو محیط ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

۳۷۔ جامع الفصولین میں ہے۔

یجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ہو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام او المنفی ہو المجزوم بہ لا المظنون ویؤیدہ قولہ تعالیٰ اتجعل فیہا من یفسد فیہا الایۃ لانہ غیب اخبر بہ الملئکۃ ظنا منہم او باعلام الحق فینبغی ان یکفر لو ادعاہ مستقلا لا لو اخبر بہ باعلام فی نومہ او یقظتہ بنوع من الکشف اذ لا منافاۃ بینہ وبین الایۃ لما مر من التوفیق ۰

یعنی فقہاء نے دعوے علم غیب پر حکم کفر کیا اور حدیثوں اور ائمہ ثقات کی کتابوں میں بہت غیب کی خبریں موجود ہیں جن کا انکار نہیں ہو سکتا اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ فقہاء نے اس کی نفی کی ہے کہ کسی کے لئے بذات خود علم غیب مانا جائے خدا کے بتائے سے علم غیب کی نفی نہ کی یا نفی قطعی کی ہے نہ ظنی کی اور اس کی تائید یہ آیت کریمہ کرتی ہے فرشتوں نے عرض کی کیا تو زمین میں ایسوں کو خلیفہ کریگا جو اس میں فساد و خونریزی کریں گے لاکہ غیب کی خبر بولے مگر ظنا یا خدا کے بتائے سے تو تکفیر اس پر چاہئے کہ کوئی بے خدا کے بتائے علم غیب ملنے کا دعویٰ کرے نہ یوں کہ براہ کشف جاگتے یا سوتے میں خدا کے بتائے سے ایسا علم غیب آیت کے کچھ منافی نہیں۔

۳۸، ۳۹۔ ردالمحتار میں امام صاحب ہدایہ کی مختارات النوازل سے ہے۔

لو ادعی علم الغیب بنفسہ یکفر

اگر بذات خود علم غیب حاصل کر لینے کا دعویٰ کرے تو کافر ہے۔

۴۰ تا ۴۴۔ اسی میں ہے۔

قال فی التتارخانیہ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول" اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الاطلاع علی بعض المغیبات وردوا علی المعتزلۃ المستدلین بھذہ الایۃ علی نفیھا اھ

تاتارخانیہ میں فتاویٰ حجہ میں ہے، ملتقط میں فرمایا کہ "جس نے اللہ و رسول کو گواہ کر کے نکاح کیا کافر نہ ہوگا اس لئے کہ اشیاء نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرض کی جاتی ہیں۔ اور بیشک رسولوں کو بعض علم غیب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو علامہ شامی نے فرمایا کہ بلکہ ائمہ اہلسنت نے کتب عقائد میں ذکر فرمایا کہ "بعض غیبوں کا علم ہونا اولیاء کی کرامت سے ہے اور معتزلہ نے اس آیت کو اولیاء کرام سے اس کی نفی پر دلیل قرار دیا، ہمارے ائمہ نے اس کا رد کیا یعنی ثابت فرمایا کہ آیۂ کریمہ اولیاء سے بھی مطلقاً علم غیب کی نفی نہیں فرمائی۔

۴۵۔ تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان میں ہے۔

لم ینف الا الدرایۃ من قبل نفسہ وما نفی الدرایۃ من قبل الوحی ہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات سے جاننے کی نفی فرمائی ہے خدا کے بتائے سے جاننے کی نفی نہیں فرمائی۔

۴۶، ۴۷۔ تفسیر جمل شرح جلالین و تفسیر خازن میں ہے۔

المعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالی علیہ ہ

آیت میں جو ارشاد ہوا کہ میں غیب نہیں جانتا اس کے معنی یہ ہیں کہ میں بے خدا کے بتائے نہیں جانتا۔

۴۸۔ تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے۔

لا اعلم الغیب مالم یوح الی ولم ینصب علیہ دلیل ہ

آیت کے یہ معنی ہیں کہ جب تک وحی یا کوئی دلیل قائم نہ ہو مجھے بذات خود غیب کا علم نہیں ہوتا۔

۴۹۔ اُسی میں ہے۔

وعندہٗ مفاتیح الغیب وجہ اختصاصہا بہ تعالیٰ انہ لا یعلمہا کما ھی ابتداءً الاھو

یہ جو آیت میں فرمایا کہ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں۔ اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتلائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔

۵۰۔ تفسیر علامہ نیشا پوری میں ہے۔

(قل لا اقول لکم) لم یقل لیس عندی خزائن اللہ لیعلم ان خزائن اللہ وھو العلم بحقائق الاشیاء وماھیاتھا عندہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باستجابتہٖ دعاءہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ ارنا الاشیاء کما ھی ولکنہٗ یکلم الناس علی قدر عقولھم (ولا اعلم الغیب) ای لا اقول لکم ھذا مع انہٗ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ما کان وما سیکون اھ مختصراً اھ

یعنی ارشاد ہوا کہ اے نبی! فرما دو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس نہیں۔ بلکہ یہ فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے خزانے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہیں مگر حضور لوگوں سے ان کی سمجھ کے قابل باتیں فرماتے ہیں۔ اور وہ خزانے کیا ہیں، تمام اشیاء کی حقیقت ماہیت کا علم حضور نے اسی کے ملنے کی دعا کی اور اللہ عزوجل نے قبول فرمائی پھر فرمایا میں غیب نہیں جانتا یعنی تم سے نہیں کہتا کہ مجھے غیب کا علم ہے ورنہ حضور تو خود فرماتے ہیں مجھے ماکان ومایکون[1] کا علم ملا یعنی جو کچھ ہو گذرا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ انتہیٰ۔

الحمدللہ۔ اس آیہ کریمہ کی کہ "فرما دو میں غیب نہیں جانتا" ایک تفسیر وہ تھی جو تفسیر کبیر سے گزری کہ احاطۂ جمع غیوب کی نفی ہے نہ کہ غیب کا علم ہی نہیں۔ دوسری وہ تھی جو بہت کتب سے گزری کہ بے خدا کے بتائے جاننے کی نفی ہے۔ نہ یہ کہ بتائے سے بھی مجھے علم غیب نہیں۔ اب بحمد اللہ تعالیٰ سب سے لطیف تر یہ تیسری تفسیر ہے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے۔ اس لئے کہ اے کافرو! تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے ماکان ومایکون کا علم ملا ہے[2] والحمد للہ رب العلمین۔

---

[1]: جو کچھ ہوا یا آئندہ ہوگا۔

[2]: آیت کی تین نفیس تفسیریں۔

امر چہارم

علم غیب سے متعلق اجماعی مسائل

یہاں تک جو کچھ معروض ہوا جمہور ائمہ دین کا متفق علیہ ہے۔

۱۔ بلاشبہ غیر خدا کے لئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین[1] سے اور منکر کافر۔

۲۔ بلاشبہ غیر خدا کا علم معلومات الٰہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا۔ مساوی درکنار تمام اولین و آخرین وانبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب کے علوم مل کر علوم الٰہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑویں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی[2] ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے۔ بخلاف علوم الٰہیہ کہ غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب وجملہ کائنات از روز اول تا روز آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں ہیں، شرق و غرب دو حدیں ہیں۔ روز اول و روز آخر دو حدیں ہیں۔ اور جو کچھ دو[2] حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔

بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا، تو جملہ علوم خلق کو علم الٰہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ توہم مساوات[3]

۳۔ یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دیئے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کثیر ووافر غیبوں کا علم ہے یہ بھی ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کافر ہے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

۴۔ اس پر بھی اجماع ہے کہ اس فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیاء تمام جہان سے اتم و اعظم ہے اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنے

ف ۱۔ مسلمانوں اور وہابیوں میں فرق — [1] وہ امور جن کا دین سے ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہو۔

ف ۲۔ مسلمانوں کے ایمانی اجماع — [2] جس کی انتہا ہو۔ — ف ۳۔ وہابیہ کا شیطانی اختراع۔

[3] برابری کا وہم

غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔ مسلمانوں کا یہاں تک اجماع تھا مگر وہابیہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کس دل سے گوارا ہو۔

انہوں[1] نے صاف کہدیا کہ۔

۱۔ حضور کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں۔

۲۔ وہ اور تو اور اپنے خاتمہ کا بھی حال نہ جانتے تھے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ۔

۳۔ خدا کے بتائے سے بھی اگر بعض مغیبات کا علم ان کے لئے مانے جب بھی شرک ہے۔

۴۔ اس پر قہر یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو دیوار پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں اور ابلیس لعین کے لئے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں[2]

۵۔ اس پر عذر یہ کہ ابلیس کی وسعت علم، نص سے ثابت ہے، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔

۶۔ پھر ستم قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس کے لئے خود ثابت مانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس کے ملنے پر جھٹ حکم شرک جڑ دیا یعنی خدا کی خاص صفت ابلیس کے لئے تو ثابت ہے، وہ تو خدا کا شریک ہے، مگر حضور کے لئے ثابت کرو تو شرک ہو[3]۔

۷۔ اس پر بعض غالی اور بڑھے اور صاف کہدیا کہ جیسے علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر پاگل، ہر چوپائے کو ہوتا ہے[4] اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اصل بحث ان کلمات ملعونہ کی ہے۔ جنشا[5]، کاوا کاٹ کر اس سے بچنے اور علم کے خاص وغیر خاص ہونے کی بحث محض بے علاقے دوڑتے ہیں کہ علم غیب کو آیات و احادیث نے خاص بخدا بتایا ہے۔ فقہاء نے دوسرے کے لئے اس کے اثبات کو کفر کہا ہے۔ اس کا جواب تو اوپر معروض ہو چکا کہ خدا کے ساتھ خاص وہی علم ذاتی و محیط حقیقی ہے غیر کے لئے اسی کے اثبات کو فقہاء کفر کہتے ہیں۔

---

[1] گنگوہی [1] وہابی دہلوی [1] امام الوہابیہ۔

[2] مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ براہین قاطعہ ص ۵۱۔

[3] 〃 〃 〃

[4] حفظ الایمان صفحہ ۸ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی

[5] پینترا بدل کر (مخالفت)

علم عطائی غیر محیط حقیقی خدا کے لئے ہو ہی نہیں سکتا نہ کہ معاذ اللہ اس کی صفت خاصہ ہو یہ علم ہم نے نہ غیر خدا کے لئے مانا۔ نہ وہ نصوص و اقوال ہم پر وارد۔ مگر ان حضرات سے پوچھئے کہ آیات و احادیث حصر و اقوال فقہا، علم عطائی غیر محیط حقیقی کو بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو تمہارا کتنا جنون ہے کہ انہیں ہم پر پیش کرتے ہو ان کو ہمارے دعوے سے کیا منافات[1] ہوئی اور اگر اسے بھی شامل ہیں تو اب بتلایئے کہ گنگوہی صاحب آپ ابلیس کے لئے جو علم محیط زمین اور تھانوی صاحب آپ ہر پاگل ہر چوپائے کے لئے جو علم غیب کے قائل ہیں۔ آیا ان کے لئے علم ذاتی محیط حقیقی مانتے ہیں یا اس کا غیر برتقدیر اول قطعاً کافر ہو! برتقدیر ثانی بھی خود تمہارے ہی مونہہ سے وہ آیات وہ احادیث و اقوال فقہا تم پر وارد۔ اور تم اپنے ہی پیش کردہ دلائل سے خود کافر و مرتد[2]

اب کہئے: مفر[3] کدھر؟

ہاں مفر یہی ہے کہ ابلیس اور پاگل اور چوپائے سب تو علم غیب رکھتے ہیں۔ آیات و احادیث و اقوال فقہاء اُن کے لئے نہیں وہ تو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفی علم کے لئے ہیں

الا لعنۃ اللہ علی الظلمین ہ

---

[1] مخالفت۔

[2] گنگوہی، تھانوی اور جملہ وہابیہ خود اپنے مونہہ آپ کافر و مشرک!

[3] جائے فرار۔

امر پنجم
علم غیب کی اختلافی حدود اور مسلک عرفا

فضل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منکروں کو جہنم میں جانے دیجئے۔ تتمہ کلام استماع فرمائیے: ان تمام اجماعات کے بعد ہمارے علماء میں اختلاف ہوا کہ بیشمار علوم غیب جو مولیٰ عزوجل نے اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے آیا وہ روز اول سے یوم آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات واحادیث کا مفاد ہے۔ یا ان میں تخصیص ہے۔

بہت اہل ظاہر[1] جانب خصوص گئے ہیں کسی نے کہا متشابہات[2] کا، کسی نے خمس[3] کا، کثیر نے کہا ساعت کا اور عام علماء باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علماء ظاہر نے آیات واحادیث کو ان کے عموم پر رکھا ماکان ومایکون بعنے مذکور میں از آنجا کہ غایت میں دخول وخروج دونوں محتمل ہیں ساعت داخل ہو یا نہیں بہرحال یہ مجموعہ بھی علوم الٰہیہ سے ایک بعض خفیف بلکہ انبار المصطفےٰ حاضر ہے۔

میں نے قصیدہ بردہ شریف اور اس کی شرح ملا علی قاری سے ثابت کیا ہے کہ علم الٰہی تو علم الٰہی جو غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے یہ مجموعہ ماکان ومایکون کا علم، علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک لہر ہے۔ پھر علم الٰہی غیر متناہی کے آگے اس کی کیا گنتی۔ اللہ کی قدر نہ جاننے والے اسی کو معاذ اللہ، علم الٰہی سے مساوات ٹھہراتے ہیں وما قدروا اللہ حق قدرہ[4]

اور واقعی جب ان کے امام الطائفہ کے نزدیک ایک پیڑ کے پتے گن دینے[5] پر خدائی آگئی تو

---

[1] ظاہری علم رکھنے والے۔

[2] وہ آیات جن کا مفہوم غور وتامل سے بھی سمجھ میں نہ آتا ہو نہ شارع نے بیان کیا ہو جیسے مقطعات۔

[3] وہ پانچ علوم جن کا ذکر آیۃ کریمہ اِنَّ اللہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ الخ میں ہے۔

[4] اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسی قدر کرنے کا حق ہے۔

[5] مولوی اسمٰعیل دہلوی۔ تقویۃ الایمان مطبوعہ آرمی پریس دہلی۔

ماکان ومایکون تو بڑی چیز ہے۔ خیر انہیں جانے دیجئے! یہ خاص مسئلہ جس طرح ہمارے علماء اہلسنت میں دائر ہے۔ مسائل خلافیہ اشاعرہ و ماتریدیہ[۱] کے مثل ہے کہ اصلاً محل لوم نہیں۔

ہاں ہمارا مختار قول اخیر ہے جو عام عرفائے کرام وبکثرت اعلام کا مسلک ہے۔ اس بارے میں بعض آیات واحادیث وا قوال ائمہ، حضرت کو فقیر کے رسالے انباء المصطفیٰ میں ملیں گے اور اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان ومایکون[۲] وغیرہ رسائل فقیر میں بحمداللہ تعالیٰ کثیر ووافر ہیں اور اقوال اولیائے کرام وعلمائے عظام کی کثرت تو اس درجہ ہے کہ ان کے شمار کو ایک دفتر عظیم درکار۔

یہاں بطور نمونہ صرف بعض اشارات ائمہ پر اقتصار۔ وما توفیقی الا باللہ العزیز الغفار۔ حدیث صحیح جامع ترمذی جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تجلی لی کل شئی وعرفت ہ	ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

اور فرمایا۔

مافی السمٰوٰت والارض ہ	میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

۵۱۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزی وکلی واحاطہ آں۔	"میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا" اس حدیث میں تمام علوم کے حاصل ہونے اور ان کے احاطہ کرنے کا بیان ہے۔ (مترجم)

۵۲۔ امام محمد بوصیری قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں ؎

فان من جودك الدنيا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم	یارسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کا علم (جس میں تمام ماکان ومایکون) ہے۔ حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔

۵۳۔ علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

---

[۱] اشاعرہ متکلمین کا وہ گروہ جو امام ابوالحسن اشعری کا پیرو ہے۔ ماتریدیہ اشاعرہ کی وہ جماعت جو حضرت ابوالمنصور ماتریدی کی متبع ہے۔ علم ماکان ومایکون کے متعلق ائمہ وعلماء کے ارشادات۔ [۲] مصنفہ ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء قلمی نسخہ

ف مانعین علم غیب کا رد بلیغ۔

کون علمها من علومه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات و حقائق و دقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمها انما یکون سطرا من سطور علمه ونهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٥

لوح وقلم کا علم، علوم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ٹکڑا اس لئے ہے کہ حضور کے علم انواع انواع ہیں کلیات، جزئیات، حقائق، دقائق، عوارف اور معارف کہ ذات وصفات الٰہی سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب علم سے ایک سطر اور اسکے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر با ایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے تو ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۵۴۔ ام القریٰ شریف میں ہے۔

وسع العلمین علما وحلما ٥

حضور کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہے۔

۵۵۔ امام ابن حجر مکی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین ما کان وما یکون ٥

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو تمام عالم پر اطلاع دی۔ تو سب اولین وآخرین کا علم حضور کو ملا جو ہو گزرا اور جو ہونے والا ہے سب جان لیا۔

۵۶، ۵۷۔ نسیم الریاض میں ہے۔

ذکر العراقی فی شرح المهذب انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن آدم علیه الصلوٰۃ والسلام الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء

امام عراقی، شرح مہذب میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک کی تمام مخلوقات الٰہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عرض کی گئیں[1] تو حضور نے فرمایا ان سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام تعلیم ہوئے تھے۔

۵۸۔ اسی لئے امام بوصیری مدحیہ ہمزہ میں عرض کرتے ہیں ؎

لك ذات العلوم من عالم الغیب ومنها لآدم الاسماء ٥

عالم غیب سے حضور کے لئے علوم کی ذات ہے اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے نام۔

۵۹، ۶۰۔ امام ابن حاج مکی، مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔

---

[1] پیش کی گئیں۔

قد قال علماؤنا رحمهم اللہ تعالیٰ ان الزائر یشعر نفسہ بانہ واقف بین یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما ھو فی حیاتہ اذ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ و معرفتہ باحوالھم و نیاتھم و عزائمھم و خواطرھم وذالک عندہ جلی لا اخفاء بہ ۔

بیشک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زائر اپنے نفس کو آگاہ کرے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے جیسا کہ حضور کی حیات ظاہر میں اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور انکی حالتوں نیتوں ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

۶۱۔ نیز مواہب شریف میں ہے۔

لا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعہ علیٰ ازید من ذالک والقی علیہ علوم الاولین والاخرین۔

کچھ شک نہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی زائد حضور کو علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا علم حضور پر القا فرمایا۔

۶۲ تا ۶۴۔ امام قاضی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی تیسیر شرح جامع الصغیر امام سیوطی میں لکھتے ہیں۔

النفوس القدسیہ اذا تجردت عن العلائق البدنیہ اتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لھا حجاب فتری وتسمع الکل کا المشاھد ۔

پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں ملاء اعلیٰ سے مل جاتی ہیں۔ اور ان کے لئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں[1]۔

۶۵۔ ملا علی قاری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ان روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہان میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

۶۶ مدارج النبوت شریف میں ہے۔

ہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا اوان نفخۂ اولیٰ بروے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال اورا از اول تا آخر معلوم گردید و یاران

جو کچھ دنیا میں ہے آدم علیہ السلام کے زمانے سے نفخۂ اولیٰ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تمام احوال آپکو اول سے آخر تک

---

[1] معلوم ہوا کہ بعد وصال روحانی قوتیں بڑھ جاتی ہیں۔

غود دا نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد[1] | معلوم ہو گئے۔ ان میں سے کچھ اپنے دوستوں کو بھی بتلا دیئے۔

۶۷۔ نیز فرماتے ہیں قدس سرہٗ۔

وھو بکل شئ علیم، و وے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم دانا ست بہمہ چیز از شیونات و احکام الٰہی و احکام صفات حق و اسمآ و افعال و آثار، بجمیع علوم۔ ظاہر و باطن و اول و آخر۔ احاطہ نمودہ و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ علیہ من الصلوٰات افضلھا و من التحیات اتمھا واکملھا۔

"وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے" اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام چیزوں کو جانتے ہیں۔ اللہ کی شانوں اور اس کے احکام اور صفات کے احکام اور اسمار و افعال و آثار میں۔ اور تمام علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا احاطہ کر لیا اور "فوق کل ذی علم علیم" کا مصداق ہو گئے ان پر اللہ کی بہترین رحمتیں ہو اور اتم و اکمل تحیات ہوں۔

۶۸۔ شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین ہیں۔

فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہٗ کل شئ کما اخبر عن ھذا المشھد فی قصۃ المعراج المنامی

مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے فائض ہوا کہ بندہ کیونکر اپنی جگہ سے مقام مقدس تک ترقی کرتا ہے کہ ہر شئی اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ قصہ معراج کے واقعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس مقام سے خبر دی۔

۶۹۔ نیز اسی میں ہے۔

العارف ینجذب الی حیز الحق فیصیر عند اللہ فیتجلی لہ کل شئ ۔

عارف مقام حق تک کھنچ کر بارگاہ قرب میں ہوتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے[1]۔

۷۰۔ اسی میں ولی فرد[2] کے خصائص سے لکھا کہ وہ تمام نشأۃ عنصری جسمانی پر مستولی[3] ہوتا ہے پھر لکھا کہ یہ استیلا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تو ظاہر ہے۔

واما فی غیرھم فمنا … وراثۃ الانبیاء کالمجددیۃ والقطبیۃ وظہور آثارھا و

رہے غیر انبیاء ان میں وراثت کے منصب ہیں جیسے مجدد و قطب ہونا۔ اور ان کے آثار و احکام کا ظاہر

---

[1] منکرو اپنا سر دھنو اور جلو بھنو۔ علم غیب کے منکرو شاہ ولی اللہ کی خبر لو!

[2] ولایت کے ایک خاص درجہ پر فائز ہونے والا۔ [3] غالب

احکامہا والبلوغ الی حقیقۃ کل علم وحال ٥

ہونا اور علم وحال کی حقیقت کو پہنچ جانا۔

۷۱۔ اسی میں تقریر مذکور و تفصیل دقائق فرماکے بعد ہے

بعد ذالک کلہ جبلت نفسہ نفسا قدسیۃ لایشغلہا شان عن شان ولا یاتی علیہ حال من الاحوال الی التجود الی النقطۃ الکلیۃ الا وھو خبیر بہا الان وانما الاتی تفصیل لاجمال ٥

اور اس سب کے بعد بات یہ ہے کہ مرد کا نفس اصل خلقت میں نفس قدسی بنایا جاتا ہے اسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی (یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اسکی نگاہ ایک سی رہتی ہے) اور اب سے لیکر اسوقت تک کہ وہ سب سے جدا ہو کر مرکز عالم سے جا ملے یعنی وقت وفات تک جو کچھ حال اس پر آنیوالا ہے اس سب کی اسوقت اسے خبر ہے۔ وہ جو آئے گا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا۔

۷۲۔ امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ھذا مع انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایکتب ولکنہ اوتی علم کل شئی حتیٰ قد وردت آثار بمعرفتہ حروف الخط وحسن تصویرھا کقولہ لاتمد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رواہ ابن شعبان من طریق ابن عباس وقولہ الحدیث الاخرالذی روی عن معٰویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یکتب بین یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لہ الق الدواۃ وحرف القلم واقم الباء وفرق السین ولا تعور المیم وحسن اللہ ومد الرحمٰن وجود الرحیم ٥

یعنی حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتے نہ تھے مگر حضور کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا یہاں تک کہ بیشک حدیثیں آئی ہیں کہ حضور کتابت کے حروف پہچانتے تھے اور یہ کہ کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے جیسے ایک حدیث ابن شعبان نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "بسم اللہ کشش سے نہ لکھو (سین میں دندانے ہوں نری کشش نہ ہو) دوسری حدیث (مسند الفردوس میں) امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی کہ یہ حضور کے سامنے لکھ رہے تھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دوات میں صوف ڈالو۔ اور قلم پر ترچھا قط دو۔ اور بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو اور اس کے دندانے جدا رکھو اور میم اندھا نہ کرو (اس کے چشمہ کی سفیدی کھلی رہے) اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو اور لفظ رحمٰن میں کشش ہو (رحمن یارحمٰن یارحــمٰــن) اور لفظ رحیم اچھا لکھو۔

۷۳، ۷۴۔ امام شعرانی قدس سرہ کتاب الجواہر والدرر نیز کتاب درۃ الغواص میں سید علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن تدلّٰی ولج حین اسرٰی بہٖ عالم الاسماء اولھا مرکز الارض واٰخرھا السماء الدنیا بجمیع احکامھا وتعلقاتھا ثم ولج البرزخ الٰی انتھائہٖ وھو السماء السابعۃ ثم ولج عالم العرش الٰی مالا نھایۃ لہٗ وانفتح فی برزخیتہٖ صور العوالم الالٰھیۃ والکونیۃ اھ ملتقطًا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں وہ شبِ معراج مرکز زمین سے آسمان تک تشریف لے گئے اور اس عالم کے جملہ احکام اور تعلقات جان لئے پھر آسمان سے عرش اور عرش سے لاانتہا تک اور حضور کے برزخ میں تمام عالم علوی و سفلی کی صورتیں منکشف ہوگئیں۔

۷۵۔ تفسیر کبیر میں زیر آیۂ کریمہ "وکذٰلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض" فرمایا۔

الاطلاع علی اٰثار حکمۃ اللہ تعالیٰ فی کل واحد من مخلوقات ھذا العالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا واجرامھا ممالا یحصل الا للاکابر من الانبیاء علیھم الصلٰوۃ والسلام ولھذا المعنی کان رسولنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی دعائہٖ اللھم ارنا الاشیاء کما ھی۔

اس عالم کی تمام جنسوں اور نوعوں اور صنفوں اور شخصوں اور بدنوں ہر ہر مخلوق میں حکمت الٰہیہ کے آثار پر انہیں اکابر کو اطلاع ہوتی ہے جو انبیاء ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہم کو تمام چیزیں جیسی وہ ہیں دکھا دے۔ اھ۔

اقول یہاں مقصود اس قدر ہے کہ ان امام اہلسنت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس عالم کی تمام مخلوقات کے ایک ایک ذرہ کی جنس نوع صنف شخص جسم اور ان سب میں اللہ کی حکمتیں بالتفصیل جانتے ہیں۔ وہابیہ کے نزدیک کافر و مشرک ہونے کو یہی بہت ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک امام ممدوح کو کافر و مشرک سے بہت بڑھ کر کہنا چاہیئے۔

گنگوہی صاحب نے صرف اتنی بات کو کہ دنیا میں جہاں کہیں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے زمین کا علم محیط مانا اور صاف حکم شرک جڑ دیا کہ "شرک

۱؎ ح میں کشش ۱۲ ۲؎ م میں کشش ۱۲ ۳؎ ن میں کشش ۱۲ ۴؎ ح اور م میں ۱۲ ۵؎ ح اور ن میں ۱۲ ۶؎ م اور ن میں ۱۲ ۷؎ تینوں میں ۱۲۔

نہیں تو کونسا حصہ ایمان کا ہے"۔

تو امام کہ صرف زمین در کنار، زمین وآسمان و فرش و عرش و تمام عالم کے جملہ اجناس وانواع واصناف واشخاص واجرام کو نہ صرف حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بھی علم محیط مانتے ہیں۔ گنگوہی دھرم میں ان کو تو کئی لاکھ درجے ڈبل کافر ہونا چاہیئے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ورنہ اصل بات یہ ہے کہ اصالتاً علوم غیب اور ان کے عطا و نیابت سے ان کے خدام اکابر اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی ایک ایک ذرہ عالم کا تفصیلی علم عطا ہونا ہرگز ممنوع نہیں بلکہ بتصریح اولیاء واقع ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے وللہ الحمد۔

۷۶۔ یہی مضمون شریف تفسیر نیشاپوری میں بایں عبارت ہے۔

الاطلاع علی تفاصیل آثار حکمۃ اللہ تعالیٰ فی کل احد من مخلوقات ھذہ العوالم بحسب اجناسھا وانواعھا واصنافھا واشخاصھا وعوارضھا ولواحقھا کما ھی لا تحصل الا لاکابر الانبیاء ولھذا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارنی الاشیاء کما ھی۔	ان عالموں کی مخلوقات میں سے ہر ایک کے تمام آثار حکمت الٰہیہ پر ان کی جنسوں، نوعوں، قسموں اور فردوں نیز عوارض ولواحق حقیقیہ پر مطلع ہونا اکابر انبیاء کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں عرض کیا کہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں دکھا (مترجم)

اس میں آثار حکمۃ اللہ کے ساتھ تفاصیل زائد ہے اور ھذا العالم کی جگہ ھذہ العوالم ہے کہ نظر تفصیلی پر زیادہ دلالت کرتا ہے۔ اور اجناس وانواع واصناف واشخاص کے ساتھ عوارض ولواحق بھی مذکور ہے۔ کہ احاطہ جملہ جواہر واعراض میں تصریح تر ہو۔ اگرچہ اجناس عالم میں عوارض بھی داخل تھے پھر ان کے ساتھ کما ھی کا لفظ اور زیادہ ہے کہ صحت علم غیر مشوب بالخطاء والوہم[1] کی تاکید ہو۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیر جزاء آمین۔

۷۷۔ نیشاپوری میں زیر آیہ کریمہ وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شھیدا فرمایا۔

لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاھد علی جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول	یہ جواب عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اسکی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح

[1] غلطی اور وہم کی آلائش سے پاک۔

ماخلق اللہ سروحی ہ

اور تمام جہان میں، ہر ایک کی روح، ہر ایک کے دل، ہر ایک کے نفس کا شاہد فرماتی ہے (کوئی روح، کوئی دل، کوئی نفس اُن کی نظر کریم سے اوجھل نہیں، جب تو سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں گے کہ شاہد کو مشاہدہ ضرور ہے) اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کریم کو پیدا کیا (تو عالم میں جو کچھ ہوا حضور کے سامنے ہی ہوا)۔

۷۸۔ حافظ الحدیث سیدی احمد سلجماسی قدس سرہٗ اپنے شیخ کریم، حضرت سیدی عبد العزیز ابن مسعود دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتاب مستطاب ابریز میں روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے آیۂ کریمہ و علم آدم الاسماء کلھا کے متعلق فرمایا۔

المراد بالاسماء الاسماء العالیۃ لا الاسماء النازلۃ فان کل مخلوق لہٗ اسم عال واسم نازل فالاسم النازل ھو الذی یشعر بالمسمّٰی فی الجملۃ والاسم العالی ھو الذی یشعر باصل المسمّٰی ومن ای شیئ ھو وبفائدۃ المسمّٰی ولای شیئ یصلح الفاس من سائر ما یستعمل فیہ وکیفیۃ صنعۃ الحداد لہٗ فیعلم من مجرد سماع لفظہ ھذہ العلوم والمعارف المتعلقۃ بالفاس وھکذا کل مخلوق والمراد بقولہ تعالیٰ الاسماء کلھا الاسماء التی یطیقھا آدم ویحتاج الیھا سائر البشر اولھم بھا تعلق وھی من کل مخلوق تحت العرش الی ما تحت الارض فیدخل فی ذالک الجنۃ والنار والسمٰوٰت السبع وما فیھن وما بینھن وما بین السماء والارض وما فی الارض من البراری والقفار والاودیۃ والبحار

اس کلام نورانی و اعلام ربانی ایمان افروز کفران سوز کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر چیز کے دو نام ہیں علوی و سفلی، سفلی نام تو صرف مسمّٰی سے ایک گونہ آگاہی دیتا ہے۔ اور علوی نام سنتے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مسمّٰی کی حقیقت و ماہیت کیا ہے۔ اور کیونکر پیدا ہوا اور کاہے سے بنا اور کس لئے بنا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اشیاء کے یہ علوی نام تعلیم فرمائے گئے جس سے انہوں نے حسب طاقت و حاجت بشری تمام اشیاء جان لیں۔ اور یہ زیر عرش سے زیر فرش تک کی تمام چیزیں ہیں جس میں جنت و دوزخ و ہفت آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جنگل اور صحرا اور نالے اور دریا اور درخت وغیرہ جو کچھ زمین میں ہے غرض یہ تمام مخلوقات ناطق و غیر ناطق ان کے صرف نام سننے سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہو گیا کہ عرش سے فرش تک ہر

والاشجار فکل مخلوق فی ذالك ناطق او جامدٌ الاٰدم یعرف من اسمهٖ تلك الامور الثلٰثة اصلهٗ وفائدته وکیفیة ترتیبه ووضع شکلهٗ فیعلم من اسم الجنة من این خلقت ولایّ شیٔ خلقت وترتیب مراتبها وجمیع ما فیها من الحور وعدد من یسکنها بعد البعث ویعلم من لفظ النار مثل ذالك ویعلم من لفظ السماء مثل ذالك و لایّ شیٔ کانت الاولیٰ فی محلها والثانیة وهکذا فی کل سماء ویعلم من لفظ الملٰئکة من ایّ شیٔ خلقوا ولایّ شیٔ خلقوا وکیفیة خلقهم وترتیب مراتبهم وبایّ شیٔ استحق هذا الملك هذا المقام واستحق غیرهٗ مقامًا اٰخر وهکذا فی کل ملك فی العرش الی ما تحت الارض فهٰذه علوم اٰدم واولادهٖ من الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام والاولیاء الکمل رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین وانما خصّ اٰدم بالذکر لانهٗ اول من علم هٰذه العلوم ومن علمها من اولاده فانما علمها بعدهٗ ولیس المراد انهٗ لا یعلمها الا اٰدم وانما خصصناها بما یحتاج الیه وذریتهٗ وبما یطیقونه لئلا یلزم من عدم التخصیص الاحاطة بمعلومات الله تعالیٰ وفرق بین علم النبیّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بهٰذه العلوم وبین علم اٰدم

شئے کی حقیقت یہ ہے اور فائدہ یہ ہے اور اس ترتیب سے اس شکل پر ہے۔ جنت کا نام سنتے ہی انہوں نے جان لیا کہ کہاں سے بنی اور کس لئے بنی اور اس کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور جس قدر اُس میں حوریں ہیں اور قیامت کے بعد جتنے لوگ اُس میں جائیں گے اسی طرح نار[1] یوں ہی آسمان اور یہ کہ پہلا آسمان وہاں کیوں ہوا اور دوسرا دوسری جگہ کیوں ہوا۔ اسی طرح ملائکہ کا لفظ سننے سے انہوں نے جان لیا کہ کاہے سے بنے اور کیوں کر بنے اور ان کے مرتبوں کی ترتیب کیا ہے اور کس لئے یہ فرشتہ اس مقام کا مستحق ہوا اور دوسرا دوسرے کا اسی طرح عرش سے زیرِ زمین تک ہر فرشتہ کا حال۔ اور یہ تمام علوم صرف آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو نہیں بلکہ ہر نبی اور ہر ولی کامل کو عطا ہوئے ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کا نام خاص اس لئے لیا کہ ان کو یہ علوم پہلے ملے۔ پھر فرمایا کہ ہم نے بقدر طاقت و حاجت کی قید لگا کر صرف عرش تا فرش کی تمام اشیاء کا احاطہ اس لئے رکھا کہ جملہ معلوماتِ الٰہیہ کا احاطہ نہ لازم آئے۔ اور ان علوم میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں یہ فرق ہے کہ اور جب ان علوم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اُن کو مشاہدۂ حضرت عزت جلالہٗ سے ایک گونہ غفلت سی ہو جاتی ہے اور جب مشاہدۂ حق کی طرف توجہ فرمائیں تو ان علوم کی طرف سے ایک نیند سی آجاتی ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ

[1] دوزخ

وغیرہ من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فانہم اذا توجھوا الیھا یحصل لھم شبہ مانع من مشاھدۃ الحق سبحانہ وتعالیٰ واذا توجھوا نحو مشاھدۃ الحق سبحانہ وتعالیٰ حصل لھم شبہ النوم عن ھذہ العلوم ونبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم لقوتہ لایشغلہ ھذا عن ھذا اھواذا توجہ نحو الحق سبحانہ وتعالیٰ حصلت لہ المشاھدۃ التامۃ وحصل لہ مع ذالک مشاھدۃ ھذہ العلوم وغیرھا مما لایطاق واذا توجہ نحو ھذہ العلوم حصلت لہ مع حصول ھذہ المشاھدۃ فی الحق سبحنہ وتعالیٰ فلا تحجبہ مشاھدۃ الحق عن مشاھدۃ الخلق ولا مشاھدۃ الخلق عن مشاھدۃ الحق سبحنہ وتعالیٰ ۔

علیہ وسلم کو ان کی کمال قوت کے سبب ایک علم دوسرے علم سے مشغول نہیں کرتا۔ وہ عین مشاہدۂ حق کے وقت ان تمام علوم اور ان کے سوا اور علموں کو جانتے ہیں جن کی طاقت کسی میں نہیں اور ان علوم کی طرف عین توجہ میں مشاہدۂ حق فرماتے ہیں۔ اور ان کو نہ مشاہدۂ حق، مشاہدۂ خلق سے پردہ ہو نہ مشاہدۂ خلق، مشاہدۂ حق سے پاکی و بلندی اسے جس نے اُن کو یہ علوم اور یہ قوتیں بخشیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کیوں وہابیو! ہے کچھ دم؟ ہاں ہاں تقویت الایمان و براہین قاطعہ کی شرک دانی لے کر دوڑیو، مشرک مشرک کی تسبیح بجائیو۔ کل قیامت کو کھل جائے گا کہ مشرک کافر، مرتد، خاسر کون تھا سیعلمون غداً من الکذاب الاشر۔ اشر بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اشر قولی کہ زبان سے بک بک کرے۔

۲۔ اشر فعلی کہ زبان سے چپ اور خباثت سے باز نہ آئے۔

وہابیہ اشر قولی و اشر فعلی دونوں ہیں قاتلھم اللہ انی یوفکون۔

حضرت سیدی شاہ عبدالعزیز قدسنا اللہ بسرہ العزیز، اجلۂ اکابر اولیاء عظام و اعاظم سادات کرام سے ہیں بدلگام وہابیہ سے کچھ تعجب نہیں کہ ان کی شان کریم میں حسب عادت لئیم گستاخی و زبان درازی کریں۔ لہٰذا مناسب کہ اس پاک مبارک لاڈلے بیٹے کی تائید میں اُسکے مہربان باپ مسلمانوں کے مولیٰ اللہ واحد قہار کے غالب شیر سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی مشکل کشا حاجت روا، کافر کش، مومن پناہ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بعض ارشادات ذکر کروں کہ سگان زرد کے برادر شغال اس اسد ذوالجلال کی بو سونگھ کر بھاگیں اور شرک شرک بکنے والے مونہہ

میں تھر کے پتھر ہوں اور پتھروں سے آگیں۔

۷۹۔ ابن النجار ابو المعتمر مسلم بن اوس وجاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المؤمنین ابو الائمۃ الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا۔

سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اُسأل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنہ۔

مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں بتادونگا

عرش کے نیچے کرسی، ہفت آسمان، ہفت زمین اور آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثریٰ تک سب داخل ہے۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے۔ ان میں جو شئ مجھ سے پوچھو میں بتادوں گا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۸۰۔ امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابو عمر بن عبد البر کتاب العلم میں ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔

قال شھدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبتہ سلونی فواللہ لا تسالونی عن شئ الی یوم القیمۃ لاحدثتکم بہ۔

میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے خطبہ میں حاضر تھا۔ امیر المومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتادوں گا۔

امیر المومنین فرماتے ہیں کہ میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے۔ یہ دونوں حدیثیں امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں۔

۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔

ابن قتیبہ پھر ابن خلکان پھر امام دمیری پھر علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔

الجفر جلد کتبہ جعفر الصادق کتب فیہ لاھل البیت کل ما یحتاجون الی علمہ و کل ما یکون الی یوم القیمۃ۔

جفر ایک جلد ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی اور اُس میں اہل بیت کرام کے لئے جس چیز کے علم کی انہیں حاجت پڑے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر فرمادیا۔

۸۵۔ علامہ سید شریف رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مواقف میں فرماتے ہیں۔

الجفر والجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد ذکر فیھما علی طریقۃ علم الحروف

یعنی جفر و جامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی دو کتابیں ہیں بیشک امیر المومنین نے

الحوادث التی تحدث الی انقراض العالم و کانت الائمۃ المعروفون من اولادہ یعرفونھما ویحکمون بھما فی کتاب قبول العھد الذی کتبہ علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھما الی المامون انک قد عرفت من حقوقنا مالم یعرفہ اٰباؤک فقبلت منک عھدک الا ان الجفر والجامعۃ یدلان علی انہ لایتم و لمشائخ المغاربۃ نصیب من علوم الحروف ینتسبون فیہ الی اھل البیت ورأیت انا بالشام نظما اشیر فیہ بالرموز الی احوال ملوک مصر وسمعت انہ مستخرج من ذینک الکتابین۔

اُن دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرمادیئے ہیں اور ان کی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن کتابوں کے رموز پہچانتے اور ان سے احکام نکالتے تھے۔ اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بعد ولی عہد کیا اور خلافت نامہ لکھدیا۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قبول میں زبان بنام مامون رشید تحریر فرمایا۔ اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمہارے باپ دادا نے نہ پہچانے اس لئے میں تمہاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں۔ مگر جفر وجامعہ بتارہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مامون رشید کی زندگی ہی میں شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں۔ اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہان مصر کے احوال کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے میں نے سنا کہ وہ احکام انہی دونوں کتابوں سے نکالے ہیں انتہیٰ۔

اس علم علوی شریف مبارک کی بحث اور اس کے حکم شرعی کی جلیل تحقیق بحمداللہ تعالیٰ فقیر کے رسالہ مجتلی العرس ومراد النفوس میں ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

۸۶۔ حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ۔

عزت الٰہی کی قسم بیشک سب سعید وشقی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے۔

۸۷۔ اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

لولا لجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریر اری ما فی بواطنکم وظواھرکم۔

اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کر کے رکھتے ہو۔ تم میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو میں تمہارا ظاہر باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

۸۸۔ اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قلبی مطلع علی اسرار الخلیقة ناظر الی وجوه القلوب قد صفاه الحق عن دنس رؤیة سواه حتی صار لوحًا ینقل الیه ما فی اللوح المحفوظ وسلم علیه ازمة امور اهل زمانه وصرفه فی عطائهم ومنعهم

میرا دل اسرار مخلوقات پر مطلع ہے سب دلوں کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے رویت ماسوا کے میل سے صاف کر دیا کہ ایک لوح ہو گیا جس کی طرف وہ منتقل ہوتا ہے۔ جو لوح محفوظ میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمانہ کے کاموں کی باگیں اسے سپرد فرمائیں اور اجازت فرمائی کہ جسے چاہیں عطا کریں جسے چاہیں منع فرما دیں

۸۹۔ والحمد للہ رب العلمین یہ اور ان کے مثل اور کلمات قدسیہ اجلۂ اکابر ائمہ مثل امام اوحد سیدی نور الحق والدین ابو الحسن علی شطنوفی صاحب کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار۔

۹۰۔ و امام اجل سیدی عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی صاحب خلاصۃ المفاخر وغیرہما نے حضور سے بہ اسانید صحیحہ روایت فرمائے۔

۹۱۔ اور علی قاری وغیرہ علماء نے نزھۃ الخاطر وغیرہا کتب مناقب شریفہ میں ذکر کیے۔

۹۲۔ عارف کبیر احد الاقطاب الاربعہ سیدنا حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترقیات کامل کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اطلعه علی غیبه حتی لا تنبت شجرة ولا تخضر ورقة الا بنظره۔

اللہ تعالیٰ اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کوئی پیڑ نہیں اگتا اور کوئی پتہ نہیں ہریاتا مگر اس کی نظر کے سامنے۔

۹۳۔ عارف باللہ حضرت سیدی رسلان دمشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

العارف من جعل اللہ تعالیٰ فی قلبه لوحًا منقوشًا باسرار الموجودات و امده بانوار حق الیقین یدرک حقائق تلك السطور علی اختلاف اطوارها ویدرك اسرار الافعال فلا تتحرك حركة ظاهرة ولا باطنة فی الملك والملكوت الا ویكشف اللہ تعالیٰ عن بصیرة ایمانه وعین

عارف وہ ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک لوح رکھی ہے کہ جملہ اسرار موجودات اس میں منقوش ہیں اور حق الیقین کے نوروں سے اسے مدد دی کہ وہ ان لکھی ہوئی چیزوں کی حقیقتیں خوب جانتا ہے باآنکہ ان کے طور کس قدر مختلف ہیں اور افعال کے راز جانتا ہے تو ظاہری یا باطنی کوئی جنبش ملک یا ملکوت میں واقع نہیں ہوتی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی

عیانہ فیشہدہا علماً وکشفاً ۰ | نگاہ اور اس کے معاینہ کی آنکھ کھول دیتا ہے تو عارف اسے دیکھتا ہے اور اپنے علم و کشف سے جانتا ہے۔

۹۴۔ یہ دونوں کلام کریم سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے طبقات کبریٰ میں نقل کئے۔

۹۵۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔

زمین در نظر ایں طائفہ چو سفرہ ایست

۹۶۔ حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کرکے فرماتے۔

و ما می گوئیم چون روئے ناخنی ست ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست | ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی سطح کی طرح ہے۔ کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں ہے۔

گنگوہی صاحب! اب اپنے شیطانی شرک براہین کی خبر لیجئے۔ یہ دونوں ارشاد مبارک۔

۹۷۔ حضرت مولینا جامی قدس سرہ السامی نے نفحات الانس میں ذکر کئے۔

۹۸۔ امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ من الافلاک والجنۃ والنار وانما الرجل من نفذ بصرہ الی خارج ہذا الوجود کلہ و ہناک یعرف قدر عظمۃ موجدہ سبحنہ و تعالیٰ ۰ | مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے آسمان و جنت و نار یہی چیزیں محدود و مقید کر لیں۔ مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گذر جائے وہاں اُسے مُوجد عالم سبحنہ و تعالیٰ کی عظمت کی قدر کھلے گی۔

۹۹۔ یہ پاکیزہ کلام کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا۔

۱۰۰۔ ابریز شریف میں ہے۔

سمعتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیاناً یقول ما السموات السبع والارضون السبع فی نظر العبد المؤمن الا کحلقۃ ملقاۃ فی فلاۃ من الارض ، | یعنی میں نے حضرت سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بارہا سنا کہ فرماتے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک میدان لق و دق میں ایک چھلا پڑا ہو۔

۱۰۱۔ امام شعرانی کتاب الجواہر میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

الکامل قلبلہ مرأۃ الوجود العلوی و | کامل کا دل تمام عالم علوی و سفلی کا بروجہ تفصیل

والسفلی کلہ علی التفصیل ۔ | آئینہ ہے۔

۱۰۲۔ امام رازی تفسیر کبیر میں رد معتزلہ کے لئے حقیقت کرامات اولیاء پر دلائل قائم کرنے میں فرماتے ہیں۔

الحجۃ السادسۃ لا شک ان المتولی للافعال ھو الروح لا البدن ولھذا نری ان کل من کان اکثر علمًا باحوال عالم الغیب کان اقوی قلبًا ولھذا قال علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ و اللہ ماقلعت باب خیبر بقوۃ جسدانیۃ ولکن بقوۃ ربانیۃ وکذلک العبد اذا واظب علی الطاعات بلغ الی المقام الذی یقول اللہ تعالٰی کنت لہ سمعًا وبصرًا فاذا صار نور جلال اللہ تعالٰی سمعًا لہ سمع القریب والبعید واذا صار ذالک النور بصرًا لہ رای القریب والبعید واذا صار ذالک النور یدالہ قدر علی التصرف فی الصعب والسھل والبعید والقریب ۔

یعنی اہلسنت کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ افعال کی متولی تو روح ہے نہ کہ بدن اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جسے احوال عالم غیب کا علم زیادہ ہے اس کا دل زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ ولہٰذا مولیٰ علی نے فرمایا خدا کی قسم میں نے خیبر کا دروازہ جسم کی قوت سے نہ اکھیڑا بلکہ ربانی طاقت سے اسی طرح بندہ جب ہمیشہ طاعت میں لگا رہتا ہے تو اس مقام تک پہنچتا ہے جس کی نسبت رب عزوجل فرماتا ہے کہ وہاں میں خود اس کے کان آنکھ ہو جاتا ہوں تو جب جلال الٰہی کا نور اُس کا کان ہو جاتا ہے۔ بندہ نزدیک و دور سب سنتا ہے اور جب وہ نور اُس کی آنکھ ہو جاتا ہے بندہ نزدیک و دور سب دیکھتا ہے اور جب وہ نور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہے بندہ سہل و دشوار و نزدیک و دور میں تصرفات کرتا ہے۔

۱۰۳۔ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلوی دفتر ثالث مثنوی شریف میں موزہ و عقاب کی حدیث مستطاب میں فرماتے ہیں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔[1]

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود | دل دراں لحظہ بخود مشغول بود

۱۰۴۔ مولٰنا بحر العلوم ملک العلماء قدس سرہ شرح میں فرماتے ہیں۔

"اے فکر تن نداشت واز جہت استغراق بعضے مغیبات برانبیاء مستور شوند انتہی معنی بیت ایں

یعنی دل کو بدن کی فکر نہ تھی اور استغراق کیوجہ سے بعض غیوب انبیاء سے چھپ جاتے ہیں۔ انتہی

---

[1] ترجمہ: اگرچہ ہر غیب خدا نے ہم کو دکھایا ہے لیکن دل اسوقت اپنی ذات میں مشغول تھا

چنیں ست کہ دل بخود مشغول بود کہ دل نفس دل را شاہد می کرد و ذات باحدیت جمیع اسمار در دل ست پس بسبب استغراق دریں مشاہدات توجہ بسوئے اکوان بنود پس بعض اکوان مغفول عنہ ماند وایں وجہ وجیہ است۔

شعر کے معنی یہ ہیں کہ دل ذات دل کا مشاہدہ کر رہا تھا اور ذات احدیت تمام اسمار کے ساتھ دل میں ہے پس اس مشاہدہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے توجہ عالم کی طرف نہ تھی اس لئے بعض حالات پوشیدہ رہے، یہ بہترین توجیہہ ہے۔ (مترجم)

۱۰۵/۱۰۶۔ امام قرطبی شارح صحیح مسلم پھر امام عینی بدر محمود۔

۱۰۷/۱۰۸۔ پھر امام احمد قسطلانی شروح صحیح بخاری پھر علامہ علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حدیث خمسٌ لا یعلمھن الا اللہ کی شرح میں فرماتے ہیں۔

فمن ادعی علم شئ منها غیر مسند الٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ

یعنی تو جو کوئی قیامت وغیرہ خمس سے کسی شئے کے علم کا ادعا[1] کرے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا۔ وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

صاف معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان پانچوں غیبوں کو جانتے ہیں۔ اور اس میں سے جو چاہیں اپنے جس غلام کو چاہیں بتا سکتے ہیں۔ جب تو جو حضور کی تعلیم سے اُن کے علم کا دعویٰ کرے اس کی تکذیب نہ ہوگی۔

۱۰۹۔ روض النضیر شرح جامع صغیر امام کبیر جلال الملۃ والدین سیوطی سے اس حدیث کے متعلق ہے۔

اما قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا ھو فمفسر بانہ لا یعلمها احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالٰی فان ثمہ من یعلمها وقد وجدنا ذالك لغیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا متی یموتون و علموا ما فی الارحام حال حمل المرأۃ

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی ہیں کہ بذات خود اپنی ذات سے انہیں اللہ ہی جانتا ہے۔ مگر خدا کے بتائے سے کبھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے۔ بیشک ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص ان کے جاننے

---

[1] دعویٰ کرے۔

وقبلہ ہ | والے پائے ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ ان کو

معلوم تھا کب مریں گے اور انہوں نے عورت کے حمل کے زمانے میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے۔

۱۱۰۔ شیخ محقق قدس سرہٗ لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں۔

المراد لا تعلم بدون تعلیم اللہ تعالیٰ ہ | مراد یہ ہے کہ قیامت وغیرہ غیب بے خدا کے بتلائے معلوم نہیں ہوئے۔

۱۱۱۔ علامہ بیجوری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

لم یخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور ای الخمسۃ ہ | نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان پانچوں غیبوں کا علم دے دیا۔

۱۱۲۔ علامہ شنوانی نے جمع النہایہ میں اسے بطور حدیث بیان کیا کہ۔

قد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اطلعہٗ علیٰ کل شیٔ ہ | بیشک وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا جب تک کہ حضور کو تمام اشیاء کا علم عطا نہ فرمایا۔

۱۱۳۔ حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیٔ من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذالک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونھا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والاخرین الذی ھو سبب کل شیٔ ومنہ کل شیٔ ہ | یعنی قیامت[۱] کب آئے گی، مینہ کب[۲] اور کہاں اور کتنا برسے گا۔ مادہ[۳] کے پیٹ میں کیا ہے۔ کل کیا[۴] ہوگا۔ فلاں کہاں[۵] مرے گا۔ یہ پانچوں غیب جو آیۂ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہیں حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شئی انہیں سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۱۴۔ نیز ابریز عزیز میں فرمایا۔

قلت للشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنه ان علماء الظاھر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ تعالیٰ عنه کیف یخفی امر الخمس علیه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم والواحد من اھل التصرف من امته الشریفة لا یمکنه التصرف الا بمعرفة ھذہ الخمس ہ

یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ علمائے ظاہر محدثین مسئلہ خمس میں باہم اختلاف کرتے ہیں۔ علماء کا ایک گروہ کہتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا علم تھا دوسرا انکار کرتا ہے اس میں حق کیا ہے۔ فرمایا (جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں) حضور سے یہ غیب کیوں کر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہل تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے۔

۱۱۵۔ تفسیر کبیر میں زیر آیۂ کریمہ" عالم الغیب فلا یظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول[1]" فرمایا۔

ای وقت وقوع القیٰمة من غیب الذی لا یظھرہ اللہ لاحدٍ فان قیل فاذا حملتم ذالک علی القیٰمة فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انه لا یظھر ھذا الغیب لاحد قلنا بل یظھرہ عند قرب القیٰمة ہ

یعنی قیامت کے واقع ہونے کا وقت اس غیب میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ اگر کہا جائے کہ جب تم نے آیت کو علم قیامت پر محمول کیا تو کیسے اللہ نے فرمایا الا من ارتضی من رسول باوجودیکہ یہ غیب اللہ کسی پر ظاہر نہیں کریگا ہم جواب دینگے کہ قیامت کے قریب ظاہر کریگا (مترجم)

اس نفیس تفسیر نے صاف معنے آیت یہ ٹھہرائے کہ اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ وقت قیامت کا علم کسی کو نہیں دیتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

۱۱۶۔ علامہ سعد الدین تفتازانی، شرح مقاصد میں فرقۂ باطلہ معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے کرامات اولیاء سے انکار اور ان کے شبہات فاسدہ کے ذکر و ابطال میں فرماتے ہیں۔

الخامس وھو فی الاخبار بالمغیبات قوله تعالیٰ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبه احدا الا

یعنی معتزلہ کی پانچویں دلیل خاص علم غیب کے بارے میں ہے وہ گمراہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو غیب کا علم

---

[1] پ ۲۹، سورۂ جن، ع ۵ آیت ۱۰۲۔

من ارتضیٰ من رسول خص الرسل بالاطلاع علی الغیب فلا یطلع غیرھم وان کانوا اولیاء۔ الجواب ان الغیب ھٰھنا لیس للعموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیمۃ بقرینۃ السابق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملٰئکۃ او البشر فصح الاستثناء۔

نہیں ہو سکتا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو جب غیب پر اطلاع، رسولوں کے ساتھ خاص ہے تو اولیاء کیونکر غیب جان سکتے ہیں۔ ائمہ اہلسنت[۱] نے جواب دیا کہ یہاں غیب عام نہیں جس کے یہ معنے ہوں کہ کوئی غیب رسولوں کے سوا کسی کو نہیں بتاتا جس سے مطلقاً اولیاء کے علوم غیب کی نفی ہوسکے) بلکہ یہ تو مطلق ہے (یعنی کچھ غیب ایسے ہیں کہ غیر رسول کو نہیں معلوم ہوتے) یا خاص وقت وقوع قیامت مراد ہے کہ (کہ خاص اس غیب کی اطلاع رسولوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے) اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ اوپر کی آیت میں غیب قیامت ہی کا ذکر ہے (تو آیت سے صرف اتنا نکلا کہ بعض غیبوں یا خاص وقت قیامت کی تعیین پر اولیاء کو اطلاع نہیں ہوتی۔ نہ یہ کہ اولیاء کوئی غیب نہیں جانتے پھر اگر شبہ کیجئے کہ اللہ تو رسول کو استثناء فرما رہا ہے کہ وہ ان غیبوں پر مطلع ہوتے ہیں جن کو اور لوگ نہیں جانتے اب اگر اس سے تعیین وقت قیامت لیجئے تو رسولوں کا بھی استثناء نہ رہے گا۔ کہ یہ تو ان کو بھی نہیں بتایا جاتا۔ اس کا جواب یہ فرمایا کہ ملائکہ یا بشر سے بعض رسولوں کو تعیین وقت قیامت کا علم ملنا کچھ بعید نہیں تو استثناء کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ضرور صحیح ہے۔

۱۱۷۔ امام قسطلانی، شرح بخاری تفسیر سورۂ رعد میں فرماتے ہیں۔

لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ الا من ارتضیٰ من رسول فانہ یطلعہ علیٰ من یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ۔

کوئی غیر خدا نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوا اس کے پسندیدہ رسولوں کے کہ انہیں اپنے جس غیب پر چاہے اطلاع دیتا ہے (یعنی وقت قیامت کا علم بھی ان پر بند نہیں) رہے اولیاء وہ رسولوں کے تابع ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

---

[۱] فائدہ:۔ اس نفیس عبارت کتاب عقائد اہلسنت سے ثابت ہوا کہ دہابیہ معتزلہ سے بھی بہت خبیث تر ہیں معتزلہ کو صرف اولیاء کرام کے علوم غیب میں کلام تھا۔ انبیاء کے لئے مانتے تھے۔ یہ خبیث خود انبیاء سے منکر ہو گئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ائمہ اہلسنت انبیاء و اولیاء سب کے لئے مانتے ہیں۔ و للہ الحمد منہ ۱۲۔

یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیاء کے لئے راہ رکھی مگر یوں کہ اصالۃً انبیاء کو ہے اور ان کو ان سے ملتا ہے۔ اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی ہے نہ کہ مطلق علم کی۔

۱۱۸-۱۱۹۔ علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین، امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین، امام نووی میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب میں فرماتے ہیں۔

الحق کما قال جمع ان اللہ سبحنہ وتعالی لم یقبض نبینا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ما ابھمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض ٥

یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور سے مخفی رہا تھا، اس سب کا علم حضور کو عطا فرمادیا ہاں بعض علوم کی نسبت حضور کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا۔

۱۲۰۔ علامہ عشماوی، کتاب مستطاب عجب العجاب شرح صلاۃ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔

قیل انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوتی علمھا (ای الخمس) فی اٰخر الامر لکنہ امر فیھا بالکتمان وھٰذا القیل ھو الصحیح ٥

یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہو گیا مگر ان کے چھپانے کا حکم تھا۔ اور یہی قول صحیح ہے۔

تنبیہ جلیل

الحمد للہ یہ بطور نمونہ ایک سو بیس[۱۲۰] عبارات قاہرہ ہیں جن سے وہابیت کی پوچ ذلیل عمارت نہ صرف منہدم ہوئی بلکہ قارون اور اس کے گھر کی طرح بفضلہ تعالیٰ تحت الثریٰ پہنچتی ہے۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ کل ہے جز ہیں ایسے ہی صدہا نصوص جلیلہ عظیمہ دیکھنا ہوں تو فقیر کی کتاب "مالی الجیب بعلوم الغیب"[۱]، ورسالہ اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان وما یکون[۲] ملاحظہ ہوں۔ کہ نصوص کے دریا ہیں چھلکتے اور حُبّ مصطفےٰ (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چاند چمکتے اور تعظیم حضور کے سورج دمکتے اور نور ایمان کے تارے جھلکتے اور حق کے باغ لہکتے اور تحقیق کے پھول مہکتے اور ہدایت کے بلبل چہکتے اور نجدیت کے کوّے سسکتے اور وہابیت کے بوم بلکتے اور مذبوح گستاخ پھڑکتے والحمد للہ رب العٰلمین ۰

وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ ان نصوص قاہرہ کے مقابل ادھر اُدھر سے کچھ عبارات؛ دربارۂ تخصیص غیوب نقل کرلاتے اور بغلیں بجاتے ہیں حالانکہ یہ محض جہالت کج فہمی بلکہ صریح مکاری اور ہٹ دھرمی ہے۔ انصافاً وہ ہمارے ہی بیان کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں۔

فقیر گذارش کرچکا کہ مسئلہ عموم وخصوص اُن اجماعات بعد کہ امر چہارم میں معروض ہوئے علمائے اہلسنت کا خلافیہ[۳] ہے۔ عامۂ اولیائے کرام وبکثرت علمائے عظام جانب تعمیم ہیں اور یہی ظاہر نصوص قرآن عظیم ومفاد احادیث، حضور پرنور علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ہے۔

اور بہت اہل رسوم[۴] جانب خصوص گئے انہیں بھی شاید نرے متقشفوں[۵] کا یہ خیال ہو ورنہ ان کے لئے اس پر ایک باعث ہے جس کا بیان مع چند نظائر نفیسہ فقیر کے رسالے "انباء الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شیٔ"[۶] میں مشرح ہے تو ایسی عبارات سے ہمیں کیا ضرر ہم نے کیا دعوئے اجماع کیا تھا کہ خلاف دکھاؤ۔

---

[۱] غیر مطبوعہ، مصنفہ (۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) [۲] غیر مطبوعہ مصنفہ (۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء)
[۳] اختلافی ہے [۴] مراد علماء ظاہر [۵] تنگ نظر۔

وہاں تم اپنی جہالت سے مدعی اجماع[1] تھے یہاں تک کہ مخالف کی تکفیر کر بیٹھے۔ تو ہر طرح تم پر قہر کی مار ہے ایجاب جزئی سے موجبہ کلیہ کا ثبوت چاہنا مجنون کا شعار[2] ہے۔

تم دس عبارتیں خصوص میں لاؤ! ہم ۱۰۰ اسو نصوص عموم میں دکھائیں گے پھر ظواہر[3] قرآن وحدیث وعامۂ اولیائے قدیم وحدیث ہمارے ساتھ ہیں۔ اور اسی میں ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کی ترقی اور خود اسی بارے میں ان کا رب فرما چکا کہ "علمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما[4]" سکھا دیا تمہیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔

جسے اللہ بڑا کہے اسے گھٹائے کیونکر بنے معہذا، اگر بفرض، باطل خدا کا فضل عظیم چھوٹا اور مختصر ہی ہو مگر ہم نے ظواہر قرآن وحدیث ونصریحات صدہا ائمۂ ظاہر وباطن کے اتباع سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادہ رفعت شان چاہ کر اسے بڑا مانا تو بحمد اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل اور اس کے حبیب کی تعظیم ہی کی۔

اور اگر واقع میں وہ فضل الٰہی ویسا ہی بڑا ہے اور تم نے برخلاف ظواہر نصوص قرآن وحدیث اسے ہلکا اور چھوٹا جانا تو تمہارا معاملہ معکوس ہوا۔ فاى الفريقين احق بالامن، خیال کر لو کونسا فریق زیادہ مستحق امن ہے۔

غرض یہاں چند پریشان عبارات خصوص کا سنانا محض جہل ہے یا سخت مکر۔ کلام[5] تو اس میں ہے کہ تم اقوال یعنی مرقوم بلکہ اس سے بھی لاکھوں درجے ہلکے پر حکم شرک وکفر جڑ رہے ہو۔ گنگوہی جی کی قاطعہ براہین دیکھو! صرف اتنی بات کو کہ جہاں مجلس میلاد مبارک ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع ہو جائے علم محیط زمین ٹھہرا دیا پھر اسے خدا کا خاصہ اور ساتھ ہی اپنے معبود ابلیس کی صفت بتا کر صاف حکم شرک پھٹا دیا اور شرک بھی کیسا جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں۔ پھر عرش تا فرش کا علم تو زمین کے علم محیط سے کروڑہا کروڑ درجوں بڑا ہے پھر ماکان ومایکون کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اسی طرح اور تعمیمات کہ کلام ائمۂ دین وعلمائے معتمدین میں گزریں۔ اسکا ماننے والا اگر معاذ اللہ ایک حصہ کافر تھا تو ان کا ماننے والا تو پدموں سنکھوں کافروں کے برابر ایک کافر ہوگا۔

یونہی تمہارا امام علیہ ما علیہ تقویۃ الایمان میں بعطائے الٰہی بھی غیب کی بات کا علم ماننے کو شرک کہہ چکا[6] پھر گنگوہی جی کا شرک تو مجالس میلاد مبارک کی اطلاع پر اچھلا تھا، ان امام جی نے ایک پیڑ کے پتے ہی جاننے پر شرک اگل دیا۔

---

[1] اجماع کے دعویدار [2] پہچان، علامت [3] یہ ترجیحات قائلان خصوص کے مقابل ہیں وہابیہ تو اجماعیات کے منکر ہیں۔

[4] ان سے اس کا ذکر کیا کریں ۱۲ النساء ۴/۱۱۳ [5] گفتگو، بحث [6] مولوی اسمٰعیل دہلوی: تقویۃ الایمان ص ۱۰ مطبوعہ آرمی پریس دہلی۔

تمام علماء اولیاء صحابہ انبیاء وہابیوں کی تکفیر کا نشانہ

اب دیکھئے کہ گنگوہی جی، اسمٰعیل وہابیہ نے معاذ اللہ کن کن ائمہ، علماء و محدثین و فقہاء و مفسرین و متکلمین و اولیاء و صحابہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا کو کافر بنا دیا۔[ل]
انہیں کو گنئے، جن کے اقوال وارشادات اس مختصر میں گذرے۔

۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
۲۔ مولینا ملک العلماء بحر العلوم
۳۔ علامہ شامی صاحب رد المحتار
۴۔ ائمہ اہلسنت ومصنفان عقائد
۵۔ شیخ محقق مولینا عبد الحق محدث دہلوی
۶۔ علامہ شہاب الدین خفاجی
۷۔ امام فخر الدین رازی
۸۔ علامہ سید شریف جرجانی
۹۔ علامہ سعد الدین تفتازانی
۱۰۔ علی قاری مکی
۱۱۔ امام حجر بن مکی
۱۲۔ علامہ محمد زرقانی
۱۳۔ علامہ عبد الرؤف مناوی
۱۴۔ امام احمد قسطلانی
۱۵۔ امام قرطبی
۱۶۔ امام بدر الدین عینی
۱۷۔ امام بغوی (صاحب تفسیر معالم)
۱۸۔ شیخ علاؤ الدین، علی بغدادی (صاحب تفسیر خازن)
۱۹۔ علامہ بیضاوی
۲۰۔ علامہ نظام الدین نیشاپوری (صاحب تفسیر غرائب القرآن)
۲۱۔ علامہ جمل (شارح جلالین)
۲۲۔ امام ابوبکر رازی (صاحب تفسیر انموذج جلیل)
۲۳۔ امام قاضی عیاض
۲۴۔ امام زین الدین عراقی (استاد امام ابن حجر عسقلانی)
۲۵۔ حافظ الحدیث احمد کالجلباسی
۲۶۔ ابن قتیبہ

ل اس مقام پر ناظرین کرام غور فرمائیں کہ مکفر المسلمین کون ہے، علماء وہابیہ یا علماء مسلمین؟ خداوند کریم اس کفری مذہب سے جملہ مسلمانان اہلسنت وجماعت کو محفوظ فرمائے آمین (محشی)

۲۷۔ ابن خلکان
۲۸۔ امام کمال الدین دمیری
۲۹۔ علامہ ابراہیم بیجوری
۳۰۔ علامہ شنوانی
۳۱۔ علامہ مدابغی
۳۲۔ علامہ ابن عطیہ
۳۳۔ علامہ عشماوی
۳۴۔ امام ناصر الدین سمرقندی (صاحب ملتقط)
۳۵۔ علامہ بدر الدین محمود بن اسرائیل (صاحب جامع الفصولین)
۳۶۔ شیخ عالم بن صاحب تاتارخانیہ
۳۷۔ امام فقیہہ صاحب فتاوی حجہ
۳۸۔ امام عبد الوہاب شعرانی
۳۹۔ امام یافعی
۴۰۔ امام اوحد ابو الحسن شطنوفی
۴۱۔ امام ابن حاج مکی
۴۲۔ امام محمد صاحب مدحیہ بردہ شریف
۴۳۔ حضرت مولٰنا جامی
۴۴۔ حضرت مولوی معنوی
۴۵۔ حضرت سید عبد العزیز دباغ
۴۶۔ حضرت سیدی علی خواص
۴۷۔ حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین
۴۸۔ حضرت خواجہ عزیزان رامتینی
۴۹۔ حضرت شیخ اکبر
۵۰۔ حضرت سیدی علی وفا
۵۱۔ حضرت سیدی رسلان دمشقی
۵۲۔ حضرت سیدی ابو عبد اللہ شیرازی
۵۳۔ حضرت سیدی ابو سلیمان دارانی
۵۴۔ حضرت قطب کبیر سید احمد رفاعی
۵۵۔ حضور قطب الاقطاب سیدنا غوث اعظم
۵۶۔ حضرت امام علی رضا
۵۷۔ حضرت امام جعفر صادق
۵۸۔ حضرات عالیہ دیگر ائمہ اطہار
۵۹۔ امام مجاہد
۶۰۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس
۶۱۔ حضور سیدنا امیر المومنین علی مرتضٰی
۶۲۔ عامۂ صحابہ کرام
۶۳۔ حضرت خضر بلکہ
۶۴۔ حضرت موسٰی شمال
۶۵۔ بلکہ (خاک بدہن دشمناں) خود حضور سید الانبیاء (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)
۶۶۔ بلکہ (لعنۃ اللہ علی الظلمین) خود اللہ رب العلمین۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1]

[1] عنقریب ظالم جانیں گے کس لوٹنے کی جگہ لوٹتے ہیں پ ۱۹، سورۃ الشعراء ع ۱۵، آیت ۲۲۷۔

یہ گنتی میں تو چھیاسٹھ[1] اور ان میں ائمہ اہلسنت، مصنفان عقائد جن کا حوالہ، علامہ شامی نے دیا اور ائمہ اطہار جن کا حوالہ علامہ سید شریف نے۔ اور تمام صحابۂ کرام جن کا حوالہ امام قسطلانی و علامہ زرقانی نے دیا۔ سب خود جماعتیں لکھیں

اور رہے یہ کہ جب اللہ و رسول تک نوبت ہے تو اگلے پچھلے جن و انس و ملک تمام مومنین سب ہی وہابیہ کی تکفیر میں آگئے۔

ان بے دینوں کا تماشہ دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کی جو تکفیر ہوئی اس پر کیا کیا روئے ہیں کہ ہائے سارے جہان کو کافر کہدیا۔ (گویا جہاں انہیں ڈھائی نفر (ان سے عبارت ہے) ہائے اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا (گویا اسلام ان بے دینوں کے قافیہ کا نام ہے ان کا قافیہ تنگ ہوا تو اسلام ہی کا دائرہ تنگ ہو گیا)

اور خود یہ حالت کہ اشقیا نہ علما کو چھوڑیں نہ اولیا کو نہ صحابہ کو نہ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہ جناب کبریا (عز جلالہ) کو سب پر حکم کفر لگائیں اور خود ہٹے کٹے مسلمانوں کے بچے بنے رہیں الا لعنة الله على الظلمين۔[2]

ہاں، ہاں وہابیو! گنگوہیو! دیوبندیو! تھانویو! دہلویو! امرتسریو! بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو آنکھیں بند کر کے موہنہ کھول کر صاف کہہ ڈالو کہ ہاں، ہاں شاہ ولی اللہ سے لیکر فقہاء محدثین، مفسرین، متکلمین، اکابر علماء، اکابر علماء سے لیکر اولیاء، اولیاء سے لے کر انبیائے عظام انبیائے عظام سے لے کر سید الانبیاء سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر واحد قہار تک تمہارے دھرم میں سب کافر ہیں۔

اس کی بحث ہے اس میں کلام ہے۔ دو چار، دس، بیس عبارات تخصیص دکھانے، کر ڈیں بدلنے کہنے، مکرنے، اڑے اٹے پھرنے سے کام نہیں چلتا۔

یہ کہنا آسان تھا کہ احمد رضا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل ہو گیا اور یہ عقیدہ کفر کا ہے، مگر نہ دیکھا کہ احمد رضا کی جان کن کن پاک مبارک دامنوں سے وابستہ ہے۔ احمد رضا کا سلسلہ اعتقاد، علماء، اولیاء، ائمہ، صحابہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ رب العالمین تک مسلسل ملا ہوا ہے والحمد للہ رب العلمین۔ ع

---

[1] جن کی تعداد خدا ہی جانے۔ [2] ترجمہ: خبردار ظالموں پر خدا کی لعنت۔

گرچہ خودیم نسبتے ست بزرگ

حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں کیا خوب فرمایا ہے ؎

رومی سخن کفر نگفتست ونگوید منکر مشوید ش

کافر شود آنکس کہ بانکار بر آمد مردود جہاں شد[1]

اب اپنا ہی حال سوجھو کہ تمہاری آگ کا لوکا، کہاں تک پہنچا جس نے علماء اولیاء و ائمہ وصحابہ وانبیاء و مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و حضرت کبریا جل وعلا سب پر معاذاللہ وہی ملعون حکم لگا دیا۔ اور "کافر شود مردود جہاں شد" کا تمغہ لیا۔

پھر کیا تمہاری یہ آگ اللہ ورسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ضرر پہنچائے گی؟ حاش للہ بلکہ تمہیں کو جلائے گی اور بے توبہ مرے تو انشاء اللہ القہار، ابدالآباد تک "ذُق انك انت الاشرف الرشید" کا مزہ چکھائے گی۔

پھر بھی ہم کہیں گے انصاف ہی کی۔ تمام ائمہ واولیاء و محبوبان خدا کو تم کافر کہو تو جائے شکایت نہیں۔ انہوں نے قصور ہی ایسا کیا ہے۔ ابلیس کی وسعت علم تمہارے کلیجے کا سکھ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوئی۔ براہین قاطعہ میں جس کا گیت گایا ہے۔ انہوں نے یہ تو کہا نہیں لے کر چلے وسعت علم تمہارے دشمن محمد رسول اللہ اور ان کے غلاموں کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر ان پر کیوں نہ یہ حکم جڑو کہ "شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔"

یہاں تک تو تم پر آسانی تھی مگر ذرا خدا کی تکفیر ٹیڑھی کھیر ہوگی۔[2] کاب تو کہدیا کافر کہتے کچھ تو آنکھ جھپکے گی۔ اور سب سے بڑھ کر تمہارے تلے دامن جناب شاہ ولی اللہ صاحب کا معاملہ ہے۔ جیسے وہابیہ کے لئے سانپ کے مونہہ کی چھچھوندر کہیئے تو بجا ہے۔ نہ اگلتے بنتی ہے نہ نگلتے وہ کہہ کر چل بسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے غلاموں، عارفوں پر ہر چیز روشن ہے۔ وہ ہر علم ہر حال کی حقیقت کو پہنچے ہوتے ہیں۔ وفات تک جو کچھ آنے والا ہے ہر حال کی اس وقت خبر رکھتے ہیں۔ کہاں تو وہ مجالس میلاد پر اطلاع ماننے سے گنگوہی بہادر کا تکفیر

---

[1] رومی نے کفر کی بات نہیں کہی ہے اور نہ کہے گا۔ اس کے منکر مت ہو کافر وہ شخص ہوتا ہے جس نے انکار ظاہر کیا۔ مردود جہاں ہوگیا۔ ۱۲ مترجم۔

[2] جناب گنگوہی صاحب کو ٹیڑھی کھیر کا دانتہ خوب حفظ ہوگا۔ ۱۲ وحید اللہ عفا عنہ۔

شرک بلکہ تمہاری اوندھی سمجھ میں ایک ہی نکاح کی خبر ماننے سے وہ فتاوے حنفیہ کی تکفیریں اور کہاں پہ ولی اللّٰہی بڑے بول جو کھال لگی رکھیں نہ ڈھول۔ اب انہیں کافر نہیں کہتے تو غریب بیٹوں کی تکفیر کیسے بن پڑے اور وہابیت کی مٹی پلید ہو وہ الگ۔ اور اگر دل کڑا کر کے ان پر بھی کفر کی جڑ دی تو وہابیت بے چاری کا کھٹم ناٹھ ہو گیا۔

ان کے کافر ہوتے ہی اسمٰعیل جی کہ انہیں کے گیت گائیں۔ انہیں کو امام و مقتداد پیر و پیشوا و حکیم امت و صاحب وحی و عصمت مانیں کافر در کافر، کافروں کے بچے، کافروں کے چیلے ہوئے اور تم سب کہ اسمٰعیل جی کے، شاہ صاحب کے معتقد و مداح بنتے تھے۔ تو ساتھ لگے گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافران کہن۔

اللہ اللہ کفر کو بھی تم سے کیا محبت ہے کہ کسی پہلو چلو، کوئی روپ بدلو وہ ہر پھر کر تمہارے ہی گلے کا ہار ہوتا ہے ؎

گر برانند نرود ور برود باز آید
مگس کفر بود خال رخ وہابی [1]

كذالك العذاب ولعذاب الاخرة اكبر لو كانوا يعلمون ۝[2]

وصلى الله تعالى على سيدنا ومولٰنا محمد وآله وصحبه اجمعين. والحمد لله رب العلمين

زیادہ نیاز۔ فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہ

از بریلی ۱۴ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۲۸ھ

على صاحبها وآله افضل
صلاة وتحية امين

[1] اگر بھگائے تو نہیں جاتی اور اگر جائے تو لوٹ آتی ہے۔
کفر کی مکھی وہابی کے چہرے کا تل ہے۔